Postal Reg.No PB/0154/2003/TO2005

بسم اللّٰہ الرّحمن الرّحیم نحمدہٗ ونصلّی علٰی رسولہ الکریم وعلٰی عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 53

شمارہ 21

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر: منیر احمد خادم

نائبین: قریشی محمد فضل اللہ، منصور احمد

شرح چندہ: سالانہ 200 روپے۔ بیرونی ممالک بذریعہ ہوائی ڈاک 20 پونڈ یا 40 ڈالر امریکن۔ بذریعہ بحری ڈاک 10 پونڈ

5 ربیع الثانی 1425 ہجری 25 ہجرت 1383 ہش 25 مئی 2004ء

خصوصی درخواست دُعا

احباب جماعت کو سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 14 مئی سے علم ہوگیا ہوگا کہ حضور 15 مئی سے یورپ کے بعض ممالک کے دورہ اور اجتماعات میں شمولیت کیلئے تشریف لے جارہے ہیں۔ احباب جماعت حضور انور کی صحت و سلامتی درازی عمر اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دعائیں کرتے رہیں۔

دنیا میں جس قدر انبیاء آئے ہیں کیا وہ دنیا کے سارے مکروفریب اور فلسفے سے پورے واقف ہوکر آتے ہیں جس سے وہ مخلوق پر غالب ہوتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ ان میں ایک کشش ہوتی ہے جس سے لوگ ان کی طرف کھنچے چلے آتے ہیں۔

—— سچا تقویٰ اور استقامت بغیر اس صاحب کشش کی موجودگی کے پیدا ہو ہی نہیں سکتے اور نہ اس کے سوا قوم بنتی ہے۔ ——

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

دنیا میں جس قدر انبیاء آئے ہیں کیا وہ دنیا کے سارے مکروفریب اور فلسفے سے پورے واقف ہوکر آتے ہیں جس سے وہ مخلوق پر غالب ہوتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ ان میں ایک کشش ہوتی ہے جس سے لوگ ان کی طرف کھنچے چلے آتے ہیں۔ اور جب دعا کی جاتی ہے وہ کشش کے ذریعہ سے زہریلے مادہ پر جو لوگوں کے اندر ہوتا ہے اثر کرتی ہے اور اس روحانی مریض کو تسلی اور تسکین بخشتی ہے۔ یہ ایک ایسی بات ہے جو کہ بیان میں نہیں آسکتی۔ اور اصل مغز شریعت کا یہی ہے کہ وہ کشش طبیعت میں پیدا ہو جاوے۔

سچا تقویٰ اور استقامت بغیر اس صاحب کشش کی موجودگی کے پیدا نہیں ہوسکتے اور نہ اس کے سوا قوم بنتی ہے۔ یہی کشش ہے جو کہ دلوں میں قبولیت ڈالتی ہے۔ اس کے بغیر ایک غلام اور نوکر بھی اپنے آقا کی خاطر خواہ فرماں برداری نہیں کرسکتا اور اسی کے نہ ہونے کی وجہ سے نوکر اور غلام جن پر بڑے انعام و اکرام کئے گئے ہوں آخر کار نمک حرام نکل آتے ہیں۔ بادشاہوں کی ایک تعداد کثیر ایسے غلاموں کے ہاتھوں سے ذبح ہوتی رہی، لیکن کیا کوئی ایسی نظیر انبیاء میں دکھلاسکتا ہے کہ کوئی نبی اپنے کسی غلام یا مرید سے قتل ہوا ہے؟ مال اور زر اور کوئی اور ذریعہ دل کو اس طرح سے قابو نہیں کرسکتا جس طرح سے یہ کشش قابو کرتی ہے۔

آنحضرت ﷺ کے پاس وہ کیا بات تھی کہ جس کے ہونے سے صحابہؓ نے اس قدر صدق دکھایا اور انہوں نے نہ صرف بت پرستی اور مخلوق پرستی ہی سے منہ موڑا بلکہ درحقیقت ان کے اندر سے دنیا کی طلب ہی مسلوب ہوگئی اور وہ خدا کو دیکھنے لگ گئے۔ وہ نہایت سرگرمی سے خدا تعالیٰ کی راہ میں ایسے فدا تھے کہ گویا ہر ایک اُن میں سے ابراہیم تھا۔ انہوں نے کامل اخلاص سے خدا تعالیٰ کا جلال ظاہر کرنے کے لئے وہ کام کئے جس کی نظیر بعد اس کے کبھی پیدا نہیں ہوئی اور خوشی سے دین کی راہ میں ذبح ہونا قبول کیا بلکہ بعض صحابہؓ نے جو یک لخت شہادت نہ پائی تو ان کو خیال گزرا کہ شاید ہمارے صدق میں کچھ کسر ہے جیسے کہ اس آیت میں اشارہ ہے ﴿مِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ﴾ (الاحزاب: ۲۴) یعنی بعض تو شہید ہوچکے تھے اور بعض منتظر تھے کہ کب شہادت نصیب ہو۔ اب دیکھنا چاہئے کہ کیا ان لوگوں کو دوسروں کی طرح حوائج نہ تھے اور اولاد کی محبت اور دوسرے تعلقات نہ تھے؟ مگر اس کشش نے ان کو ایسا مستانہ بنادیا تھا کہ دین کو ہر ایک شئے پر مقدم کیا ہوا تھا۔

(ملفوظات جلد سوم جدید ایڈیشن صفحہ ۲۲۸۔۲۲۹)

استغفار روحانی ترقیات کی کلید ہے

دنیا میں ہر طرف بے چینی اور گناہوں کا دور دورہ ہے ایسے میں احمدیوں کو اپنے اندر پاکیزگی پیدا کرنی چاہئے

بہت زیادہ استغفار اور کوشش کی ضرورت ہے تا کہ اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرے

درسوں اور اجتماعات کی مجالس میں کثرت سے شریک ہوں۔ جمعہ کی نماز کی طرف خاص دھیان دیں

(خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 14 مئی 2004 بمقام مسجد بیت الفتوح مارڈن لندن)

تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے درج ذیل آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی

وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْيَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا۔

(النساء: ۱۱۱)

ترجمہ:۔ اور جو بھی کوئی برا فعل کرے یا اپنی جان پر ظلم کرے پھر اللہ سے بخشش طلب کرے وہ اللہ کو بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا پائے گا۔

پھر فرمایا کہ انسانی فطرت ایسی بنائی گئی ہے کہ غلطیوں کوتاہیوں سستیوں کی طرف بہت جلد راغب ہو جاتا ہے اور اس بشری کمزوری کی لپیٹ میں ایک عام آدمی تو آتا ہی ہے جن کی ذرا بھی توجہ عبادت اور خدا سے معافی کی طرف نہیں ہوتی نیک لوگ بھی اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔

لیکن وہ دعا کرتے رہتے ہیں کہ ہم اس کمزوری اور اس کے بدنتائج سے محفوظ رہیں فرمایا پس ضرورت ہے کہ خدا سے استغفار کریں اور اپنے گناہوں کی معافی مانگیں فرمایا اللہ تو اپنے بندوں کی بخشش کیلئے ہر وقت تیار ہے اور قرآن مجید میں بیسیوں جگہ پر ایسی دعاؤں کی ترغیب ہے کہ اس طرح بخشش طلب کرو تو دنیا کے گند سے بچائے جاؤ گے اور جنت کے وارث بنو گے اگر انسان غور کرے تو اللہ کے پیار محبت مغفرت کے سلوک پر تمام عمر بھی شکر ادا کرتا رہے تو شکر کا حق ادا نہیں کرسکتا۔

فرمایا ہماری بدقسمتی ہوگی اگر ہم اس غفور و رحیم خدا سے اس کی مغفرت کا حصہ نہ لیں اور برائیوں میں پڑے رہیں پس ہمیں ہر وقت اللہ سے بخشش طلب کرتے رہنا چاہئے کہ ہمیں گناہ سرزد ہونے سے بچالے حضور انور نے حدیث کے حوالے سے بتایا کہ اللہ تعالیٰ رات کو ہاتھ پھیلاتا ہے کہ دن کو گناہ کرنے والا توبہ کرے اور دن کو ہاتھ پھیلاتا ہے کہ رات کو گناہ کرنے والا توبہ کرے تو میں اس کی توبہ قبول کروں فرمایا یہ ناممکن ہے کہ جب تک دنیا قائم ہے خدا اپنی مغفرت کی چادر نہ پھیلائے انبیاء بھی حفاظت کے واسطے خدا کی مغفرت کے محتاج ہیں آنحضرت صلعم نے فرمایا بخدا میں دن

باقی صفحہ (14) پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم-اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

شرمناک الزام تراشی

کچھ پاکستانی اخبارات میں بعض ملاؤں کی طرف سے یہ خبریں چھپ رہی ہیں کہ امریکہ برطانیہ اور دیگر ممالک میں اسلام کے متعلق منفی اثر دراصل قادیانیوں کا اسلام کے خلاف پراپیگنڈہ ہے بقول ان کے امریکہ و برطانیہ اور یورپ کے دیگر ممالک میں حالیہ دنوں میں اگر اسلام کا عکس ایک انتہاپسند مذہب کے طور پر اُبھرا ہے تو اس میں قادیانیوں کے اسلام مخالف پراپیگنڈے کا دخل ہے۔ پاکستان کے سیاسی ملاؤں کی پارٹی متحدہ مجلس عمل کے سیکرٹری جنرل مولانا فضل الرحمٰن نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ دنیا بھر میں پاکستان کو بدنام کرنے میں قادیانیوں کا بڑا ہاتھ ہے بقول ان کے پاکستان کے جہادی کلچر کے نتیجہ میں آجکل جو جہادیوں کو دہشت گرد قرار دے کر پاکستانی حکومت جیلوں کی سلاخوں کے پیچھے دھکیل رہی ہے دراصل اس کے پیچھے بھی قادیانیوں کا ہاتھ ہے۔

پاکستان کے سیاسی ملاؤں کو یاد رکھنا چاہئے کہ پاکستان کو بدنام کرنے میں یا اسلام کو بدنام کرنے میں احمدیوں کا ہاتھ تو نہیں ہے البتہ اس کا تمام تر سہرا پاکستان کے سیاسی ملاؤں اور اُن کے جہادی لٹریچر کو جاتا ہے جسے وہ غلط طور پر قرآن وحدیث کی طرف منسوب کرتے ہیں اور جس کی عملی شکل کا نفاذ انہوں نے ضیاء الحق کے دَور میں توہین رسالت بل وغیرہ کے ذریعہ کر دیا تھا اس دَور میں پاکستان میں طالبان کو اور دیگر پاکستانی مدارس کے طلباء کو نام نہاد جہاد کے لئے تیار کرایا گیا تھا اور پھر ان کے ذریعہ توہین رسالت بل اور اسی طرح کے دیگر ظالمانہ قوانین کی آڑ میں جہادیوں نے پاکستان کے بیسیوں معصوم شہریوں، شیعوں سنیوں احمدیوں اور عیسائیوں کا قتلِ عام کیا۔ بہتوں کو جیل کی کال کوٹھریوں میں مقید کر دیا گیا کئی مقدمے لڑ کر اگر کسی انصاف پسند جج کے نتیجہ میں جیل سے باہر آئے تو باہر آتے ہی انہیں قتل کر دیا گیا چنانچہ فروری ۲۰۰۳ء میں مشتاق ظفر کا یہی حال ہوا اُسے ہائی کورٹ سے گھر واپس جاتے ہوئے راستہ میں گولی ماردی گئی حالانکہ وہ اپنی اپیل کے فیصلہ کی انتظار میں تھا آج بھی ایک اندازے کے مطابق ایک سو کے قریب پاکستانی اس کالے قانون کے تحت کال کوٹھریوں میں بند ہیں۔

طالبان اور ان کے ہمنوا پاکستانی جہادیوں کو جہاں ایک طرف پاکستانی عوام کو عذاب الیم میں گرفتار کرنے کیلئے استعمال کیا گیا وہیں دوسری طرف ان سے امریکہ و برطانیہ اور دیگر کافر ممالک کے خلاف جہادی نعرے لگوائے گئے ان کی افواج اور قومی سلامتی کے اڈوں پر حملوں کی ترغیب دی گئی۔ دینی طلباء کے ہاتھ میں بجائے قرآن مجید کے دلائل دینے کے انہیں تلواریں بندوقیں اور کلاشنکوفیں سونپی گئیں اور اپنے ملک کے کمزور طبقوں پر حملوں کے علاوہ اپنے سے کئی گنا طاقتور ممالک کے اوپر بھی حملوں کیلئے اُکسایا گیا اور یہ سوچا ہی نہیں گیا کہ یہ ہتھیار تو اُن ہی سے حاصل کیے گئے ہیں اور انہی کے فرسودہ اور تجربہ شدہ ہیں نتیجہ اس کا یہ نکلا کہ پاکستان میں تو یہ ہتھیار مخالف مسلک رکھنے والے کمزور طبقوں پر۔ مساجد اور امام بارگاہوں پر، مظلوم و معصوم عورتوں اور نوجوانوں بچیوں پر انصاف کرنے والے ججوں پر، غیر ملکی سفارت کاروں پر اور غیر ملکی مہمانوں پر تو خوب چلے لیکن جب امریکہ و برطانیہ کے خلاف نعرے لگا کر جہاد سے بھری ہوئی لال پیلی آنکھیں دکھائی گئیں تو انہوں نے ان جہادیوں کی طرف اپنی افواج کا رُخ کر دیا نتیجہ یہ ہوا کہ آج اِن انتہاپسندوں کے خِلاف خود افغانستان و پاکستان کی حکومتیں طاقتور دشمن سے ڈر کر کڑے اقدامات کر رہی ہیں۔ جہادی اپنی مسجدوں اور مدرسوں میں دُبک رہے ہیں اور جہاد سے توبہ کر رہے ہیں اور ان کو جہاد کی ٹریننگ دینے والے دیوبندی جمیعۃ العلماء اور جماعت اسلامی کے پاکستانی سیاسی علماء مشکل سے ملی اپنی کرسیوں کو بچانے کی خاطر ان جہادیوں پر بے انتہاء ظلم وستم ہوتا دیکھ کر خاموش ہیں۔

امریکہ و برطانیہ کی جانب سے پاکستانی حکومت کی مدد سے ایک طرف تو ان جہادیوں کی گرفت کی جارہی ہے تو دوسری طرف اُن کا طاقتور میڈیا ان کے حوالہ سے اسلام کو انتہاپسند اور دہشت گرد مذہب قرار دے رہا ہے۔ اب کوئی بھی انصاف پسند، پاکستان کے سیاسی ملاؤں سے یہ پوچھے کہ پاکستان اور اسلام کو وہ خود بدنام کر کے بلاوجہ معصوم احمدیوں کو کیوں موردِ الزام ٹھہرا رہے ہیں۔

وائے ناکامی اور ہائے افسوس کہ پاکستان کے سیاسی ملاؤں کو غالباً پہلی بار موقعہ ملا تھا کہ انہوں نے اکٹھا ہو کر ملک کے ایک حصہ پر حکومت بھی حاصل کر لی تھی لیکن جب اپنے جہادیوں کو صلہ دینے کا موقعہ آیا تو اپنی کرسیوں کو بچانے کی خاطر انہیں مجبوراً جیلوں میں ٹھونسنا پڑ گیا ہے۔ یہ ان کے مونہہ پر ایک کرارہ طمانچہ ہے اور شاید اس بناء پر آئندہ وہ ووٹوں سے بھی محروم ہو جائیں۔ قابل تعجب اور لائق حیرت ہے کہ جہاد سکھانے والی اور پاکستان میں بھی طالبان کا نظام لانے کی خواہاں چھ کی چھ مذہبی جماعتیں باوجود حکومت و طاقت ہونے کے جہاد کے نام پر آج کس قدر بے بس اور لاچار ہیں۔!؟

احمدیوں کو موردِ الزام ٹھہرانے والے پاکستان کے سیاسی ملاؤں کو یاد رکھنا چاہئے کہ احمدیوں کا قصور اگر ہے تو صرف اتنا کہ اس نے بروقت مسلمانوں کو خبردار کر دیا تھا کہ جس چیز کو مسلم علماء جہاد سمجھ رہے ہیں وہ جہاد نہیں ہے بلکہ اسلام کے متعلق ایسے جہاد کا نظریہ رکھنے سے اسلام نہ صرف بدنام ہوگا بلکہ اس سے مسلمانوں کی قوت وشوکت اور ان کا رعب ودبدبہ ذلت وہزیمت میں بدل جائے گا۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے آج سے سو سال قبل فرمایا تھا:-

> ''اور دوسرا اصول جس پر مجھے قائم کیا گیا ہے وہ جہاد کے اس غلط مسئلہ کی اصلاح ہے جو بعض نادان مسلمانوں میں مشہور ہے سو مجھے خدا تعالیٰ نے سمجھا دیا ہے کہ جن طریقوں کو آج کل جہاد سمجھا جاتا ہے وہ قرآنی تعلیم کے بالکل مخالف ہے۔'' (تحفہ قیصریہ صفحہ ۱۰)

پھر فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ چونکہ مسیح موعود کے زمانہ میں تلوار کے جہاد کی ضرورت نہیں رہے گی کیونکہ یہ جہاد اس وقت فرض ہوتا ہے جب کوئی قوم خدا کے بندوں کو اس پر ایمان لانے اور اس کے دین میں داخل ہونے سے روکے اور اس بات سے کہ وہ خدا کے حکموں پر کاربند ہوں اور اس کی عبادت کریں۔ لیکن اب کوئی بھی مسلمانوں کو اسلام قبول کرنے اور عبادت کرنے سے نہیں روکتا۔ لہٰذا مسیح موعود کے زمانہ میں تلوار کی جنگوں کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اسی بناء پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ''یضع الحرب'' کے الفاظ ارشاد فرمائے تھے یعنی جب مسیح موعود آئے گا تو تلوار کی جنگوں کی شرائط مفقود ہو جانے کی وجہ سے وہ جہاد بالسیف کے التواء کا فتویٰ جاری کرے گا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بات کو اپنی صداقت کی نشانی کے طور پر پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ خدا کے سچے امام مہدی و مسیح موعود ہیں اور آپ ہی وہ ہیں جن کے زمانہ میں جہاد بالسیف موقوف ہونا تھا آپ نے فرمایا کہ اس نے میری سچائی کی نشانی یہ بتائی ہے کہ اب جو بھی یہ حکم سن کر جہاد کا نام لے کر جنگ کرے گا وہ کافروں سے سخت ہزیمت اُٹھائے گا۔ آپ اپنی کتاب تحفہ گولڑویہ میں جہاد بالسیف کی مخالفت کا فتویٰ صادر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

یہ حکم سن کے بھی جو لڑائی کو جائے گا
وہ کافروں سے سخت ہزیمت اُٹھائے گا

پس جماعت احمدیہ چیلنج سے کہتی ہے کہ ۱۹۰۱ء کے بعد جب سے کہ خدا کے مامور حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود ومہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جہاد بالسیف کے خلاف فتویٰ صادر فرمایا ہے۔ کوئی ایک مثال دو کہ تم میں سے کوئی جہاد کے نام پر جنگ کرنے گیا ہو اور فتح کے شادیانے بجا کر لوٹا ہو پس اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نعوذ باللہ من ذالک جھوٹے تھے تو پھر ان کے اس چیلنج کے مقابلہ میں تو تم کو ہر میدان جہاد میں مظفر و منصور ہو کر اور فتح ونصرت کے نگاڑے بجا کر لوٹنا چاہئے تھا۔

اس مقام پر یاد رکھنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہر قسم کے جہاد کی مخالفت کا فتویٰ نہیں صادر فرمایا بلکہ صرف تلوار کے جہاد سے اس کی شرائط کے مفقود ہونے کی وجہ سے منع فرمایا ہے۔ اس تعلق میں مزید تفصیل انشاء اللہ آئندہ اشاعت میں ملاحظہ فرمائیں وباللہ التوفیق۔ (منیر احمد خادم)

تکمیل دین کی ہوئی قرآن پاک سے
اللہ کی عطا ہے یہ نذرانۂ حجاز
لاریب یہ کتاب ہی اُم الکتاب ہے
ظاہر ہے جس سے شوکتِ شاہانۂ حجاز
دنیا کو اِس سے اَبدی ہدایت ہوئی نصیب
بیگانہ رہ گیا دلِ بیگانۂ حجاز
جب آسماں سے بارشِ نور ھدیٰ ہوئی
کتنا عظیم تر ہوا افسانۂ حجاز
اَرمان و رنج درد و الم کے ہجوم میں
یہ چند اَشک لایا ہوں نذرانہ حجاز
ہے یہ فریب تنگیٔ حُسنِ نظر ہنوز
واقف نہیں تو وسعتِ پیمانۂ حجاز
اے تشنہ لب نگاہ کا پردہ اُٹھا کے دیکھ
جاری ہے فیضِ ساقیٔ میخانۂ حجاز

(محترم عبدالحمید صاحب عاجز درویش قادیان)

خطبہ جمعہ

ہر پاک دل کو حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لے آؤ تو یہ بھی تمہارا قوم پر ایک بہت بڑا احسان ہوگا

نیکی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ سے پاک تعلقات قائم کئے جاویں۔ اور اس کی محبت ذاتی رگ و ریشہ میں سرایت کر جاوے۔

بہترین گھر وہ ہے جس میں یتیم ہو اور اس سے احسان کا سلوک کیا جائے اور بدترین گھر وہ ہے جس میں یتیم سے بدسلوکی کی جائے

قرآن کریم، احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ سے خُلق احسان کے بارہ میں ایمان افروز بیان

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ ۱۹؍مارچ ۲۰۰۴ء بمطابق ۱۹؍امان ۱۳۸۳ ہجری شمسی بمقام بستان احمدؐ اکرا، غانا (مغربی افریقہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے۔

اشھد أن لا إله إلا الله وحده لا شريک له واشھد أن محمداً عبده و رسوله۔

أما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ بسم الله الرحمٰن الرحيم ۔

الحمدلله رب العٰلمين ۔ الرحمٰن الرحيم ۔ ملک يوم الدين ۔ إياک نعبد و إياک نستعين ۔

اهدنا الصراط المستقيم ۔ صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين۔

﴿لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا۔ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ﴾۔

(المائدہ آیت:۹۴)

اس آیت کا ترجمہ ہے وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل بجالائے ان پر اس میں کوئی گناہ نہیں جو وہ کھاتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ تقویٰ اختیار کریں اور ایمان لائیں اور نیک عمل کریں۔ پھر مزید تقویٰ اختیار کریں اور مزید ایمان لائیں پھر اور بھی تقویٰ اختیار کریں اور احسان کریں اور اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

بنیادی اخلاق جن کا ہر احمدی کو خیال رکھنا چاہئے کے بارے میں مَیں نے سلسلہ خطبات شروع کیا ہوا ہے اس سلسلے میں آج احسان کا مضمون میں نے لیا ہے۔ گزشتہ خطبہ میں مَیں نے عدل کے بارے میں بتایا تھا۔ جس طرح اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ مومن ایک منزل پر آ کر رک نہیں جاتا بلکہ آگے بڑھتا ہے تو ہماری انتہاء صرف عدل قائم کرنا ہی نہیں بلکہ اس سے آگے قدم بڑھانا ہے۔ ایک دنیادار کہے گا کہ جب عدل و انصاف کے اعلیٰ معیار قائم ہو گئے تو پھر کیا رہ گیا ہے۔ یہ تو ایک معراج ہے جو انسان کو حاصل کرنا چاہئے۔ اور جب یہ قائم ہو جائے تو دنیا کی نظر میں اس سے زیادہ کوئی نیکیوں پر قائم ہو ہی نہیں سکتا۔ اس بارے میں کل مَیں نے اپنی تقریر میں بھی کچھ عرض کیا تھا کہ عدل کے معیار اس حد تک لے جاؤ کہ کسی قوم کی دشمنی بھی تمہیں اس بات پر مجبور نہ کرے کہ تم عدل سے کام نہ لو۔

بہرحال ایک جگہ پر کھڑے ہو جانا دنیا کی نظر میں تو یہی اعلیٰ معیار ہے۔ لیکن کامل ایمان والوں کی نظر میں یہ اعلیٰ معیار نہیں بلکہ اس سے آگے بھی اللہ تعالیٰ کی حسین تعلیم کی روشنیاں ہیں۔ اور عدل سے اگلا قدم احسان کا قدم ہے۔ لیکن یاد رکھو یہ قدم تم اس وقت اٹھانے کے قابل ہو گے جب تمہارے اندر اللہ تعالیٰ کی خشیت پیدا ہو گی، جب تم میں بنی نوع انسان سے انتہاء کی محبت پیدا ہو گی۔ اور یہ باتیں اس وقت پیدا ہوتی ہیں جب اللہ تعالیٰ کا فضل ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا فضل یقیناً ان پر ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے دوست ہوتے ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کے پیارے ہیں جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ ہے۔ ہر موقع پر دوست اور محبت کرنے والے کا حق ادا کرنے کے لئے وہ اس کے یعنی اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے احکامات میں سے احسان کرنا بھی ایک بہت بڑا حکم اور خُلق ہے۔

اب اس آیت میں جو مَیں نے تلاوت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مومن کی ایک بہت بڑی نشانی بتائی ہے کہ وہ احسان کرنے والا ہو، اور اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں سے بہت محبت کرتا ہے۔ لیکن فرمایا کہ یہ احسان کرنے کا خُلق یونہی پیدا نہیں ہو جاتا۔ اس کے لئے تقویٰ اختیار کرنے کی ضرورت ہے خالصتاً اللہ تعالیٰ کا ہونے کی ضرورت ہے۔ یعنی تقویٰ کی اعلیٰ سے اعلیٰ منازل طے کرنے کی ضرورت ہے۔ اس وقت میں ان منازل کی تفصیل میں نہیں جاؤں گا۔ بہرحال اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں تقویٰ کی تین منازل کا ذکر کیا ہے۔ فرمایا کہ جب تم اس حد تک تقویٰ اختیار کر لو تو تم پھر احسان کرنے والوں میں شامل ہو جاؤ گے۔

یاد رکھیں ہر مومن کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا محبوب ہو، اللہ تعالیٰ اس کا دوست اور ولی ہو۔ اللہ تعالیٰ ہر مشکل سے اس کو نکالے۔ تو جب تم اپنے تقویٰ کے معیار کو اس حد تک لے جاؤ گے کہ احسان کرنے والے بن سکو، پھر تم اللہ تعالیٰ کے محبوب بن جاؤ گے اور جو اللہ تعالیٰ کا محبوب بن جائے اس کو دنیا کی کوئی طاقت نقصان نہیں پہنچا سکتی۔

پھر قرآن کریم میں مختلف جگہوں پر اللہ تعالیٰ نے احسان کی مختلف شکلیں بیان فرمائی ہیں۔ کہیں فرمایا کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرو، اور یہ بھی احسان کرنا ہے۔ لیکن یہ خدا تعالیٰ پر احسان نہیں بلکہ یہ تمہارا اپنے پر احسان ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اس وجہ سے بہت سی بلاؤں سے محفوظ رکھے گا۔

پھر اللہ تعالیٰ ایک جگہ فرماتا ہے کہ اپنے قریبیوں کے ساتھ جس طرح بعض دفعہ تم بغیر کسی ذاتی فائدہ کے حسن سلوک کرتے ہو، جس طرح تم اپنے بیوی بچوں، بہن بھائیوں یا قریبی دوستوں کی مدد کرتے ہو اور بے نفس ہو کر کرتے ہو، اسی طرح اللہ تعالیٰ کی دوسری مخلوق سے بھی حسن سلوک کرو، ان سے بھی احسان کا سلوک کرو، ان کے کام آؤ، جو چیز اپنے لئے پسند کرتے ہو ان کے لئے بھی پسند کرو، اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک نعمت سے نوازا ہے کہ تمہیں اس زمانے کے امام اور مسیح اور مہدی علیہ السلام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اپنے ہم قوموں کو بھی یہ روشنی وسیع پیمانے پر دکھانے کی کوشش کرو یہ بھی تمہارا ان پر احسان ہوگا۔ ہر پاک دل کو حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لے آؤ۔ تو یہ بھی تمہارا قوم پر ایک بہت بڑا احسان ہوگا اور تم اللہ تعالیٰ کے محبوب بھی بن رہے ہو گے لیکن یہ بھی یاد رکھیں کہ اپنے میں شامل کر کے پھر یہ تعلق چھوڑ نہیں دینا بلکہ ان سے پختہ رابطہ اور تعلق بھی رکھنا ہے۔ تو اس سوچ کے ساتھ ہر احمدی کو احسان کے اعلیٰ ترین خُلق کو دنیا میں رائج کرنا چاہئے۔

اب اس بارے میں چند احادیث پیش کرتا ہوں۔ ایک لمبی حدیث ہے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں جبرائیل علیہ السلام نے آ کر اسلام ایمان وغیرہ سے متعلق سوال پوچھے۔ اور اس میں سے ایک سوال احسان کے بارے میں بھی کیا، احسان سے متعلقہ حصہ میں سناتا ہوں۔ سوال تھا کہ احسان کے متعلق کچھ بتائیے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ احسان یہ ہے کہ تُو اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرے کہ گویا خدا تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے اور اگر تجھے یہ درجہ حاصل نہیں تو کم از کم یہ تصور اور احساس ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ تجھے دیکھ رہا ہے۔ (بخاری کتاب الایمان)

تو احمدیوں کو اپنی نمازوں کی ادائیگی میں ہمیشہ یہ اصول اپنے سامنے اور نظر میں رکھنا چاہئے، جب ہر احمدی اس طرح نمازیں پڑھنے والا ہو جائے گا نہ کہ صرف سر سے ٹالنے کے لئے نمازیں پڑھے گا۔ تو جب اس فکر کے ساتھ نمازیں ادا کی جائیں گی کہ اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہیں، تمام توجہ اسی کی طرف ہے، تو پھر دیکھیں کس طرح انقلابات برپا ہوتے ہیں۔

اس بارے میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

نیکی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ سے پاک تعلقات قائم کئے جاویں۔ اور اس کی محبت ذاتی رگ و ریشہ میں سرایت کر جاوے جیسے خدا تعالیٰ فرماتا ہے ﴿اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِي الْقُرْبٰى﴾ خدا کے ساتھ عدل یہ ہے کہ اس کی نعمتوں کو یاد کر کے اس کی فرمانبرداری کرو۔ اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور اسے پہچانو۔ اور اس پر ترقی کرنا چاہو تو درجہ احسان کا ہے اور وہ یہ ہے کہ اس کی ذات پر ایسا یقین کر لینا کہ گویا اس کو دیکھ رہا ہے۔ اور جن لوگوں نے تم سے سلوک نہیں کیا ان سے سلوک کرنا۔ اور اگر اس سے بڑھ کر سلوک چاہو تو ایک اور درجہ نیکی کا یہ ہے کہ خدا کی محبت طبعی محبت سے کرو، بہشت کی طمع یا لالچ، نہ دوزخ کا

خوف ہو بلکہ اگر فرض کیا جاوے ۔ بہشت ہے نہ دوزخ ہے تب بھی جوش محبت اور اطاعت میں فرق نہ آوے۔ اور ایسی محبت جب خدا سے ہو تو اس میں ایک کشش پیدا ہو جاتی ہے اور کوئی فتور واقع نہیں ہوتا۔

(البدر جلد ۲ نمبر ۴۳۔۱۶/نومبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۳۳۵)

پھر ایک حدیث مَیں بیان کرتا ہوں، اس میں دیکھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے کیا توقعات رکھتے ہیں، حُسنِ خلق کے کس اعلیٰ معیار تک ہمیں لے جانا چاہتے ہیں۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم دوسروں کی دیکھا دیکھی ایسے نہ کہو کہ لوگ ہم سے حسن سلوک کریں گے تو ہم بھی ان سے حسن سلوک کریں گے اور اگر انہوں نے ہم پہ ظلم کیا تو ہم بھی ان پر ظلم کریں گے بلکہ تم اپنے نفس کی تربیت اس طرح کرو کہ اگر لوگ تم سے حسن سلوک کریں تو تم ان سے احسان کا معاملہ کرو۔ اور اگر وہ تم سے بدسلوکی کریں تو بھی تم ظلم سے کام نہ لو۔ (ترمذی کتاب البر والصلۃ والادب باب ماجاء فی الاحسان والعفو)

دیکھیں کس قدر حسین تعلیم ہے۔ پھر ہر کوئی اپنا جائزہ لے۔ خوف پیدا ہوتا ہے کیا ہم نے یہ معیار حاصل کرلیا ہے، حکم تو یہ ہے کہ اگر کوئی تم سے معمولی نیکی بھی کرتا ہے تو تم اس سے احسان کا سلوک کرو، جو نیکی تمہارے سے کسی نے کی ہے اس سے کئی گنا بڑھ کر اس سے نیکی کرو۔ اور پھر یہیں بس نہیں کر دیا فرمایا کہ اگر تمہارے سے کوئی برائی بھی کرتا ہے تو پھر بھی تم نے ظلم نہیں کرنا۔ اگر معاف نہیں کر سکتے تو اتنا بدلہ نہ لو کہ ظلم بن جائے۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احسان کرنے کا طریق بھی ہمیں بتا دیا، اس بارے میں ایک روایت ہے۔ حضرت اسامہ بن زیدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس پر کوئی احسان کیا گیا ہو اور وہ احسان کرنے والے کو کہے کہ جَزَاکَ اللّٰہُ خیرًا کہ اللہ تعالیٰ تجھے بہترین جزا دے تو اس نے شکریہ ادا کرنے کی انتہا کر دی۔ (ترمذی کتاب البر والصلۃ باب فی ثناء بالمعروف)

تو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ احسان کرنے والے کو صرف تکلفاً جزاک اللہ کہنا کافی نہیں بلکہ یہ ایک ایسی دعا ہے جو تمہارے دل سے نکلنی چاہئے کیونکہ احسان کرنے والے کا ممنون احسان ہونے کے بعد اس کا احسان تبھی اتارا جا سکتا ہے۔ کہ تمہارے دل سے اس شکریہ کی آواز نکلے جو عرش تک پہنچے، اللہ ہمیں ایسی دعاؤں کی توفیق دے جن سے پاک معاشرہ قائم ہو جائے۔

پھر حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین باتیں ایسی ہیں کہ جس میں پائی جائیں اللہ تعالیٰ اس پر اپنا دامن رحمت پھیلا دے گا اور اسے جنت میں داخل کرے گا۔ اول یہ کہ کمزوروں پر رحم کرنا دوسرے والدین سے محبت و شفقت کرنا، تیسرے خادموں اور نوکروں سے احسان کا سلوک کرنا۔

پھر حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمانوں کے گھروں میں سے بہترین گھر وہ ہے جس میں یتیم ہو اور اس سے احسان کا سلوک کیا جائے اور مسلمانوں کے گھروں میں سے بدترین گھر وہ ہے جس میں یتیم سے بدسلوکی کی جائے۔ (ابن ماجہ کتاب الادب باب حق الیتیم)

میرے پر یہ تاثر ہے خدا کرے کہ یہ تاثر صحیح ہو کہ یہاں اس ملک (غانا) میں عموماً اپنے بہن بھائیوں اور یتیم بچوں کی اچھی نگہداشت کی جاتی ہے۔ اللہ کرے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں ان تمام مومنوں کے حق میں پوری ہوں جو یتیموں سے احسان کا سلوک کرتے ہیں۔ اور کسی احمدی کا گھر یہ حق ادا نہ کرکے کبھی بدترین گھر کے زمرے میں نہ آئے۔ اللہ کرے کہ یتیموں کی پرورش کا اعلیٰ خلق ہر احمدی گھرانے میں تمام دنیا میں قائم ہو جائے، کبھی یہ نہ ہو کہ احسان کرکے پھر احسان جتانے والے بھی پیدا ہو جائیں بلکہ اس محاورے پر عمل کرنے والے ہوں کہ نیکی کر دریا میں ڈال۔ یعنی پھر بھول جاؤ کہ کوئی نیکی کی بھی تھی۔

پھر یتیم بچوں سے حسن سلوک کرنے والوں کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اور خوشخبری بھی دی ہے۔ حضرت ابو امامہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے یتیم بچے یا بچی کے سر پر محض اللہ کی خاطر دست شفقت پھیرا اس کے لئے ہر بال کے اوپر جس پر اس کا مشفق ہاتھ پھرے نیکیاں شمار ہوں گی۔ اور جس شخص نے اپنے زیر کفالت یتیم بچے یا بچی سے احسان کا معاملہ کیا وہ اور مَیں جنت میں یوں ہوں گے (آپؐ نے اپنی دو انگلیوں کو ملا کر دکھایا)۔

(مسند احمد بن حنبل جلد ۵ صفحہ ۲۵۰۔بیروت)

تو جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جنت میں رفاقت مل جائے اس کو کیا چاہئے۔

پھر عورتوں سے حسن سلوک کے بارے میں کچھ بیان کرتا ہوں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اقتباس ہے کہ:

''مرد کو بہ نسبت عورت کے فطرتی قویٰ زبردست دیئے گئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے مرد عورت پر حکومت کرتا چلا آیا ہے اور مرد کی فطرت کو جس قدر باعتبار کمال قوتوں کے انعام عطا کیا گیا ہے وہ عورتوں کی قوتوں کو عطا نہیں کیا گیا۔ اور قرآن شریف میں یہ حکم ہے کہ اگر مرد اپنی عورت کو مروت اور احسان کی رو سے ایک پہاڑ سونے کا بھی دے تو طلاق کی حالت میں واپس نہ لے، اس سے ظاہر ہیکہ اسلام میں عورتوں کی کس قدر عزت کی گئی ہے۔ ایک طور سے تو مردوں کو عورتوں کا نوکر ٹھہرایا گیا ہے اور بہرحال مردوں کیلئے قرآن شریف میں یہ حکم ہے کہ (عَاشِرُوْهُنَّ بالمعروف) یعنی تم اپنی عورتوں سے ایسے حسن سلوک سے معاشرت کرو کہ ہر ایک عقلمند معلوم کر سکے کہ تم اپنی بیوی سے احسان اور مروت سے پیش آتے ہو''۔ (چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۲۸۸)

پھر والدین کے احسان کو قدر کی نگاہ سے دیکھنے کے بارے میں حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ:

''اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے کی تاکید کی ہے۔ یہ اس وجہ سے کہ مشکل سے اس کی ماں نے اپنے پیٹ میں اس کو رکھا اور مشکل ہی سے اس کو جنا۔ اور یہ مشکلات اس دور دراز مدت تک رہتی ہیں کہ اس کا پیٹ میں رہنا اور اس کے دودھ کا چھوٹنا ۳۰ مہینے میں جا کر تمام ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ جب ایک نیک انسان اپنی پوری قوت کو پہنچتا ہے تو دُعا کرتا ہے کہ اے میرے پروردگار! مجھ کو اس بات کی توفیق دے کہ تو نے جو مجھ پر اور میرے ماں باپ پر احسانات کئے ہیں تیرے ان احسانات کا شکریہ ادا کرتا رہوں اور مجھے اس بات کی بھی توفیق دے کہ مَیں کوئی ایسا نیک عمل کروں جس سے تو راضی ہو جائے.....

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۲۰۹ حاشیہ)

اول نیکی کرنے میں تم عدل کو ملحوظ رکھو جو شخص تم سے نیکی کرے تم بھی اس کے ساتھ نیکی کرو۔ اور پھر دوسرا درجہ یہ ہے کہ تم اس سے بھی بڑھ کر حسن سلوک کرو۔ یہ احسان ہے۔ احسان کا درجہ اگرچہ عدل سے بڑھا ہوا ہے اور یہ بڑی بھاری نیکی ہے لیکن کبھی نہ کبھی ممکن ہے احسان کرنے والا اپنا احسان جتلا دے۔ مگر ان سب سے بڑھ کر ایک درجہ ہے کہ انسان ایسے طور پر نیکی کرے جو محبت ذاتی کے رنگ میں ہو جس میں احسان نمائی کا کوئی بھی حصہ نہیں ہوتا۔ جیسے ماں اپنے بچے کی پرورش کرتی ہے۔ جو اس پرورش میں کسی اجر اور صلے کی خواستگار نہیں ہوتی۔ بلکہ طبعی جوش ہوتا ہے جو بچے کے لئے اپنے سارے سکھ اور آرام قربان کر دیتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم احسان کے اعلیٰ خلق کو مکمل طور پر اپنانے والے ہوں اور دل کی گہرائیوں سے یہ خلق ادا کرنے والے ہوں۔ ہمارا کوئی فعل کبھی بھی ایسا نہ ہو جس سے کسی بھی طرف سے کسی بھی احمدی پر یہ انگلی اٹھے کہ یہ بداخلاق اور احسان فراموش ہے۔

آج کا خطبہ یہاں میں نے اُردو میں اس لئے دیا ہے کہ پاکستان کے ظالمانہ قانون نے خلیفہ وقت کی زبان بندی کی ہوئی ہے اور خلیفہ اسلام کی تعلیم جماعت کو دینے کا حق نہیں رکھتا۔ یا دوسرے الفاظ میں پاکستانی احمدی کو ظالمانہ قانون کی وجہ سے خلیفہ وقت کی آواز سننے سے محروم کیا گیا ہے لیکن ان دنیاداروں کو کیا پتہ کہ اللہ تعالیٰ کی تدبیر ان کی تدبیروں سے بہت بالا ہے اور انہوں نے خلیفہ وقت کی آواز ایک ملک میں بند کی تھی اللہ تعالیٰ نے ایم ٹی اے کے ذریعے تمام دنیا میں یہ آواز پہنچا دی ہے۔ اور یہ خطبہ بھی یہاں سے تمام دنیا میں نشر ہو رہا ہے۔ تو بہرحال یہ پاکستانی احمدی کا حق بھی ہے اور یہ اس احسان کے شکرانے کا تقاضا بھی ہے جو پاکستانی مبلغین نے دنیا کے اس خطے میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے پیغام کو پہنچا کر کیا۔ پس اس احسان کا شکر ادا کرتے ہوئے جہاں ہمیں ان مبلغین کے لئے دعا کرنی چاہئے جو ابتداء میں یہاں احمدیت کا پیغام لے کر آئے۔ وہاں ان کی نسلوں اور قوم کے لئے بھی دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ان کو مخالفین کے ہر شر سے محفوظ رکھے اور ان کو بھی آزادی کے دن دیکھنے نصیب کرے اور وہ بھی آپ کی طرح جلسے منعقد کرنے کے قابل ہو سکیں۔

میں یہاں کی حکومت خاص طور پر صدر مملکت اور لوگوں کے پیار اور محبت کے سلوک پر ممنون احسان ہوں۔ اور جَزَاکَ اللّٰہ خَیْرًا کہتا ہوں۔ اور یہی سب سے بڑی دعا ہے۔ اور سب سے بڑھ کر میں دلی جذبات کے ساتھ اپنے پیارے احمدی بھائیوں اور بہنوں کو دعا دیتا ہوں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر عمل کرتے ہوئے اس زمانے کے امام کی بیعت کی۔ اور اس کے خلیفہ سے محض للہ اخلاص و وفا اور محبت کے اعلیٰ معیار قائم کئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ایمان، اخلاص اور وفا کے معیار میں مزید ترقیاں دیتا چلا جائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو یہ اسلام کی خوبصورت تعلیم دنیا کے اس خطے میں پھیلانے کی توفیق دے۔

آج انشاء اللہ تعالیٰ جمعہ کے بعد یہ جلسہ اختتام کو پہنچے گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے کہ جلسے کے ان دو دنوں میں جو کچھ آپ نے روحانی ترقی حاصل کی ہے اس کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنا سکیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہر مشکل اور ہر پریشانی سے محفوظ رکھے۔ اللہ تعالیٰ خیریت سے آپ کو گھروں میں لے جائے۔ سفر میں ہر طرح سے حافظ و ناصر ہو، اور آپ کی طرف سے ہمیشہ خوشیوں کی خبریں مجھے ملتی رہیں۔ اور میرا ابھی یہ سفر جو مختلف ملکوں کا تقریباً ایک ماہ تک جاری رہے گا، اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اور اس کے فضلوں کو سمیٹتا ہوا اپنے اختتام کو پہنچے۔ اللہ تعالیٰ جماعت کی ترقی کی تمام منازل کو پورا ہوتا ہوا ہمیں دکھائے۔ آمین

(اس خطبہ کا مقامی زبان میں ساتھ کے ساتھ ترجمہ کرنے کی سعادت مکرم عبدالوہاب آدم صاحب امیر و مبلغ انچارج غانا کو حاصل ہوئی)۔

قسط 3

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا کامیاب دورہ افریقہ

واگاڈوگو کے احمدیہ مشن ہاؤس میں پانچ ہزار سے زائد افراد کا حضور انور کا والہانہ استقبال

آئیوری کوسٹ، مالی، غانا اور دیگر ہمسایہ ممالک سے وفود کی شرکت

صدر مملکت بورکینا فاسو، وزیر اعظم، وزیر خارجہ و دیگر افسران سے خصوصی ملاقاتیں خلیفۂ وقت کے ساتھ احباب جماعت کی ملاقات کے روح پرور مناظر

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورہ بورکینا فاسو کی مختصر رپورٹ

پہلا روز ۲۵ مارچ ۲۰۰۴ء بروز جمعرات:

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ۲۵ مارچ بروز جمعرات پاگا بارڈر سے برکینا فاسو میں داخل ہوئے۔ اس موقع پر نیشنل مجلس عاملہ کے ممبران اور مبلغین کرام کے ایک وفد نے مکرم محمود ناصر ثاقب امیر و مبلغ انچارج بورکینا فاسو کی قیادت میں حضور انور ایدہ اللہ کا والہانہ استقبال کیا۔ بارڈر سے ملک کے دار الحکومت واگاڈوگو کی طرف آتے ہوئے دو کلومیٹر کے فاصلے پر صوبہ ناؤری Nahouri کا ایک شہر "PO" ہے اس صوبہ کے کمشنر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے استقبال کیلئے سڑک پر موجود تھے۔ قریباً ایک بجے کمشنر صاحب نے حضور انور کا استقبال کیا۔ حضور سے مصافحہ کے بعد اپنے نیک جذبات کا اظہار کیا اور بورکینا فاسو کے سفر کو یادگار سفر بننے کی خواہش کا اظہار کیا۔ وہاں سے قافلہ ایک بجکر ۴۵ منٹ پر واگاڈوگو میں Sofitel Hotel پہنچا جہاں حکومت بورکینا فاسو نے حضور کیلئے سرکاری طور پر رہائش مہیا کی حکومت کے پروٹوکول آفیسر نے حضور کا استقبال کیا اور حکومت کی طرف سے خوش آمدید کہا۔ اور ہوٹل میں حضور انور کے جائے قیام تک چھوڑنے ساتھ گئے۔ حکومت نے حضور انور ایدہ اللہ کے سفر کیلئے ایک گاڑی بھی مہیا کی

۲ بجکر پانچ منٹ پر ہوٹل سے مشن ہاؤس روانہ ہوئے جہاں پانچ ہزار سے زائد احباب نے حضور انور کا پرجوش استقبال کیا اور فضا نعرہ ہائے تکبیر احمدیت زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھی۔ اس موقع پر دو بچوں نے حضور انور کو پھولوں کے گلدستے پیش کئے۔ حضور انور نے قطار میں کھڑے اراکین مجلس عاملہ مبلغین کرام، ڈاکٹر صاحبان اور دوسرے کارکنان کو شرف مصافحہ بخشا۔ حضور ہاتھ ہلا کر احباب جماعت کے نعروں کا جواب دیتے رہے۔ لوگ حضور انور کے دیدار کیلئے دیوانہ وار بیتاب تھے کہ ان لوگوں کو زندگی میں پہلی مرتبہ خلیفہ وقت کا دیدار نصیب ہوا۔ سب کی نظریں حضور انور کے چہرہ مبارک پر تھیں۔ کسی خلیفۃ المسیح کا بورکینا فاسو میں یہ پہلا دورہ ہے۔ ۱۵ مارچ کا دن اس لحاظ سے تاریخی اہمیت کا حامل ہے کہ اس روز خلیفۃ المسیح کے قدم پہلی مرتبہ برکینا فاسو کی سرزمین پر پڑے۔

استقبال کے بعد حضور انور دفتر تشریف لائے جہاں گورنمنٹ کے پروٹوکول آفیسر اور انڈیا کے قونصلیٹ نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔

اس موقع پر غانا کے امیر صاحب اور ڈپٹی منسٹر برائے انرجی بھی حضور انور کے ساتھ موجود تھے۔

۲ بجکر ۳۵ منٹ پر حضور انور جلسہ گاہ کیلئے تیار کردہ پنڈال میں تشریف لائے اور نماز ظہر و عصر باجماعت پڑھائیں۔ نماز کے بعد امیر صاحب آئیوری کوسٹ مکرم عبد الرشید صاحب انور نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آمد کے بارہ میں پریس کے نمائندوں کو جن میں نیشنل ٹی وی، ریڈیو۔ اور اخبارات کے نمائندے شامل تھے بریفنگ دی۔ پریس کے نمائندگان نے حضور انور کی تصاویر لیں اور آمد کے مناظر فلمبند کئے۔ رات آٹھ بجے اور دس بجے کی نیشنل خبروں میں حضور انور کی آمد، استقبال کے مناظر بہت عمدہ رنگ میں دکھائے گئے۔

نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد ہوٹل روانہ ہونے سے قبل امیر صاحب غانا اور ڈپٹی منسٹر آف انرجی نے حضور انور سے الوداعی ملاقات کی اور حضور انور نے ان سے مصافحہ اور معانقہ کیا۔ ہوٹل پہنچنے کے بعد حضور انور نے غانا سے ساتھ آئے ہوئے وفد کو دعا کے ساتھ الوداع کیا۔

شام چھ بجکر ۳۵ منٹ پر حضور انور جلسہ کے انتظامات کا جائزہ لینے کیلئے جلسہ گاہ تشریف لائے جہاں حضور انور نے جلسہ کیلئے بنائے گئے بازار نمائش، نئے تعمیر کردہ مشن ہاؤس، مسجد اور زیر تعمیر ہسپتال کا معائنہ فرمایا۔ لنگر خانہ کے معائنہ کے دوران لجنہ کو کھانا پکاتے دیکھا اور دریافت فرمایا کہ کیا پکایا ہے لجنات دیگچوں کے ڈھکن اٹھا کر بتاتیں کہ چاول، سالن پکایا ہے، معائنہ کے بعد حضور انور نے نماز مغرب و عشاء پڑھائیں اور رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

دوسرا روز، ۲۶ مارچ بروز جمعۃ المبارک:

مسجد المہدی واگاڈوگو سے ملحقہ جلسہ گاہ میں سات ہزار سے زائد افراد نے حضور انور کی اقتداء میں نماز فجر ادا کی۔

دس بجکر ۳۰ منٹ پر حضور انور بورکینا فاسو کے وزیر اعظم His Exc. Per langa Emest Yonhi سے ملاقات کے لئے پرائم منسٹر ہاؤس تشریف لے گئے۔ پروٹوکول آفیسر نے حضور انور کا استقبال کیا۔ یہ ملاقات بیس منٹ تک جاری رہی۔

مصافحہ کے بعد حضور انور تشریف فرما ہوئے تو وزیر اعظم آپ کے پہلو میں بیٹھے۔ حضور انور نے ملاقات کے سلسلہ میں وزیر اعظم کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ ملاقات سے مجھے دلی خوشی پہنچی ہے۔

وزیر اعظم نے کہا کہ گزشتہ دنوں شمالی علاقہ کے دورہ کے دوران جماعت کی Realisations سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ اخلاص اور محنت سے کام کرنے والے لوگ ہیں۔ آپ کے نمائندگان ہم سے رابطہ رکھیں ہم بھرپور تعاون کا یقین دلاتے ہیں۔ وزیر اعظم نے کہا کہ ہمیں سخت معاشی، سماجی اور موسمی حالات کا سامنا ہے لیکن ہر آنے والا دن ہمارے لئے ترقی کی نئی نوید لے کر آتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ مَیں بورکینا فاسو کے لوگوں میں ملنساری اور مہمان نوازی کی روح سے از حد متاثر ہوا ہوں۔ میری دعا ہے کہ یہ ملک روز بروز اور تیزی سے ترقی کرے۔

حضور انور نے غانا میں قیام اور شعبہ زراعت کے ساتھ تعلق کا ذکر کیا۔ اور اس طور پر دریائے وولٹا پر ڈیم کی تعمیر کا موضوع زیر بحث آگیا۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ یہ ڈیم کسی پہاڑی علاقہ میں تعمیر ہوگا یا پھر مٹی کا بند باندھ کر۔ وزیر اعظم نے کہا کہ اس سلسلہ میں Studies مکمل ہو چکی ہے۔ یہ ڈیم مٹی کا بند باندھ کر بنائے جانے کا پروگرام ہے۔ لیکن ہم اس ڈیم کو ریجنل منصوبہ کے تحت تعمیر کرنا چاہتے ہیں تا کہ دیگر ممالک بھی اس سے متاثر ہونے کی بجائے مستفید ہو سکیں۔ آبپاشی کے ضمن میں وزیر اعظم نے بتایا کہ آئندہ تین سالوں میں ۱۶۰۰ بیراجوں کا منصوبہ ہے اور موجودہ نسبت ۷۳ فیصد سے بڑھ کر ۹۰ فیصد ہو جائے گی۔

حضور انور نے اس ملاقات کی یادگار کے طور پر دیدہ زیب Complimentry Pot جس پر منارۃ المسیح نقش تھا پیش فرمائی اور وزیر اعظم کا شکریہ ادا کرتے ہوئے وہاں سے روانہ ہوئے۔

وزیر اعظم سے ملاقات کے بعد صدر مملکت بورکینا فاسو His Exc. Blaise Compaore سے ملاقات کے لئے ایوان صدر تشریف لے گئے جہاں ملک کے وزیر خارجہ آنریبل وو دراگو یوسف جو کہ مسلمان ہیں اور ان کے ہمراہ کیبنٹ ڈائریکٹر کے ساتھ غیر رسمی ملاقات کا موقع پیدا ہو گیا۔ وزیر موصوف نے کہا کہ وہ حضور کو ایم ٹی اے پر دیکھتے ہیں۔ حضور نے تعارف کے بعد خوشی کا اظہار فرمایا اور دریافت فرمایا کہ کیا وہ ایم ٹی اے باقاعدگی سے دیکھتے ہیں۔ وزیر موصوف نے کہا کہ باقاعدگی سے ان کی مصروفیات کے باعث ایم ٹی اے دیکھنا ممکن نہیں البتہ اکثر اوقات وہ ایم ٹی اے سے مستفید ہوتے ہیں۔ حضور انور نے موصوف کو ایم ٹی اے پر فرنچ سروس کی تفصیلات سے آگاہ فرمایا۔

ملاقات اس خوشگوار ماحول میں جاری تھی کہ گیارہ بجے اطلاع دی گئی کہ صدر مملکت بالائی منزل پر حضور انور اور وفد کے ساتھ ملاقات کے منتظر ہیں۔ چنانچہ وزیر خارجہ، کیبنٹ ڈائریکٹر اور وفد کے ہمراہ حضور انور بالائی منزل پر واقع صدر مملکت کے دفتر میں تشریف لے گئے جہاں صدر مملکت حضور انور کو خوش آمدید کہنے لئے منتظر تھے۔ شرف مصافحہ کے بعد حضور انور تشریف فرما ہوئے تو صدر مملکت آپ کے پہلو میں تھے۔ حضور انور نے ملاقات کے لئے صدر مملکت کا شکریہ ادا کیا اور دلی خوشی کا اظہار فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا کہ بورکینا فاسو کے دورہ کا اگرچہ ابھی دوسرا ہی دن ہے لیکن وہ بورکینا فاسو کے لوگوں کے اخلاق سے از حد متاثر ہوئے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ چونکہ ان کا تعلق زراعت کے شعبہ سے رہا ہے اس لحاظ سے غانا کی سرحد سے واگاڈوگو پہنچنے تک اندازہ ہوتا ہے کہ اس شعبہ میں ترقی کے آپ کے پاس وافر مواقع اور صلاحیتیں موجود ہیں۔ جوں جوں گفتگو آگے بڑھتی جاتی صدر مملکت کے انداز میں بے تکلفی، اپنائیت اور ایک عجیب خوشی کا احساس ہو رہا تھا۔ حضور انور نے فرمایا کہ صرف ضرورت اس امر کی ہے کہ اس ملک کے لوگ محنت اور دیانتداری سے کام لیں۔ مزید فرمایا کہ بیرون ممالک سے ماہرین کو منگوانا آپ کے لئے مفید نہیں رہے گا آپ کو خود ماہرین تیار کرنے ہوں گے۔

صدر مملکت نے کہا کہ اس وقت انڈیا، چائنا، تائیوان اور دیگر ممالک زراعت کے شعبہ میں ہمارے ملک کے ساتھ تعاون کر رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ درست ہے کہ تیسری دنیا کے ممالک سے اس شعبہ میں تعاون لینا آپ کے لئے مفید ہوگا بالخصوص چائنا سے کیونکہ یہ لوگ اپنے کام میں دیانتدار ہوتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ افریقہ کا یہ علاقہ ان کے لئے اجنبی نہیں ہے کیونکہ آٹھ سال کا عرصہ انہیں غانا میں

گزارنے کا موقعہ ملا اور ان آٹھ سالوں میں سے چار سال نارتھ یعنی بورکینا فاسو کی سرحد کے قریب گزارنے کا موقع ملا۔

حضور انور نے فرمایا کہ غانا میں قیام کے دوران دریائے وولٹا کے کنارے گندم کی کاشت کا کامیاب تجربہ کرنے کا بھی موقع ملا۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ دریائے وولٹا بورکینا فاسو میں کس مقام سے پھوٹتا ہے۔

صدر مملکت نے بورکینا فاسو کا نقشہ طلب فرمایا اور حضور انور کے ساتھ Protocol کو بالائے طاق رکھتے ہوئے بہت بے تکلفانہ انداز میں بورکینا فاسو میں زرعی منصوبوں اور بجلی و پانی کی پیداوار کے منصوبوں سے متعلق تفصیلی معلومات نقشہ کی مدد سے فراہم کیں۔

اس پر صدر مملکت نے بورکینا فاسو کا نقشہ طلب فرمایا اور حضور انور کے ساتھ Protocol کو بالائے طاق رکھتے ہوئے بہت بے تکلفانہ انداز میں بورکینا فاسو میں زرعی منصوبوں اور بجلی و پانی کی پیداوار کے منصوبوں سے متعلق تفصیلی معلومات نقشہ کی مدد سے فراہم کیں۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ دریائے وولٹا کے ساتھ ساتھ اگر گندم کی کاشت کے لئے کوشش Harmatin کے موسم میں کی جائے تو کامیابی کی توقع ہے۔

صدر مملکت نے کہا کہ گندم کی کاشت کا کامیاب تجربہ ہم بھی کر چکے ہیں۔ لیکن گندم کی کاشت پر درآمد کرنے کی نسبت سے زیادہ خرچ اٹھ جاتا ہے اس لئے کاشت کو روکنا پڑا ہے۔

حضور انور نے دریائے وولٹا پر بند باندھ کر بجلی کی پیداوار کے امکانات سے متعلق بھی صدر مملکت سے دریافت فرمایا۔

صدر مملکت نے کہا کہ منصوبہ یہ ہے کہ دریا کو گہرا کر کے مٹی کا بند باندھا جائے اور پانی کو ٹربائن سے گزار کر بجلی پیدا کی جائے۔ اور پھر پانی کو حسب دستور آبپاشی کے لئے اپنے راستہ پر بہنے دیا جائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ایک سوال ذہن میں ابھرتا ہے کہ آپ لوگوں کو پانی کی قلت اور دیگر موسمی مسائل کا سامنا ہے لیکن عجیب بات ہے کہ اس کے باوجود اپنی ضروریات پوری کرنے کے بعد غلہ دوسرے ممالک کو فروخت کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

صدر مملکت نے کہا کہ زراعت ہماری فطرت میں داخل ہے اور صدیوں سے یہ ہماری روایت کا حصہ ہے۔ صدر مملکت نے یہ بھی بتایا کہ زراعت میں ان کی ذاتی دلچسپی بھی ہے اور غانا کی سرحد پر ان کی کاشتکاری کے لئے اراضی بھی ہے۔ اور مغرب میں بالفورہ شہر میں کیلے کے باغات بھی ہیں جو اچھی پیداوار دے رہے ہیں۔

لوگوں کی محنت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ امسال غلہ کی پیداوار ایک ملین ٹن سے زائد ہوئی ہے جس میں ایک بڑی مقدار UNO وغیرہ کے اداروں نے خرید کر صومالیہ اور دیگر ممالک کو بھجوائی۔ جبکہ ایک حصہ نائیجیریا نے خریدا۔

حضور انور نے چاول کی کاشت کے بارہ میں دریافت فرمایا تو صدر مملکت نے کہا کہ چاول کی کاشت کے بھی مختلف منصوبے بورکینا فاسو میں زیر عمل ہیں۔ ایک پروجیکٹ پر Chinise کام کر رہے ہیں۔

بیراجوں کے ذکر پر صدر مملکت نے بتایا کہ اس وقت چھوٹے بڑے بیراجوں کی تعداد ملک بھر میں ۱۵۰۰ تک پہنچ گئی ہے اور سب سے بڑا بیراج ۶۰ کلومیٹر لمبا ہے۔

کاٹن کی کوالٹی کے متعلق صدر مملکت نے بتایا کہ افریقہ بھر میں کوالٹی کے لحاظ سے بورکینا فاسو پہلے نمبر پر ہے۔ اور دنیا بھر میں اس کی کاٹن کی کوالٹی چوتھے نمبر پر ہے اور یہ کاٹن سیڈ بھی باہر سے نہیں منگواتے بلکہ لوکل طور پر ہی Produce کئے جاتے ہیں۔ حضور نے بیج کی قسموں کے بارہ میں بھی دریافت فرمایا۔

ملاقات کے اختتام پر حضور انور نے ملاقات کے سلسلہ میں صدر مملکت کا شکریہ ادا کیا اور نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر آپ لوگ محنت اور دیانت داری سے کام کریں تو بہت جلد آپ کا شمار افریقہ کی Leading Nations میں ہونے لگے گا۔ اور دعا کرتے ہوئے فرمایا کہ خدا کرے کہ بورکینا جلد جلد ترقی کرے اور خدا تعالیٰ اسے تمام خطرات، فتنوں اور مشکلات سے محفوظ رکھے۔ آمین

ان اختتامی کلمات کے ساتھ حضور انور نے اس موقع کی یادگار علامت کے طور پر اپنے نام کی منارۃ المسیح کے ساتھ مزین ایک خوبصورت پلیٹ پیش کی۔ حضور نے فرمایا کہ آپ سے ملاقات سے احساس ہوتا ہے کہ آپ اپنے ملک کے لئے Ambicious انسان ہیں۔ یوں صدر مملکت کو شرف مصافحہ بخشتے ہوئے ان کے دفتر سے رخصت ہوئے۔ صدر مملکت حضور انور کو دفتر کے بیرونی حصہ تک چھوڑنے آئے۔ وہاں موجود پرانی اور نئی پریذیڈنسی کے ماڈل دکھاتے ہوئے کہا کہ موجودہ ایوان صدر فرانسیسی گورنر کا صدر مقام ہوا کرتا تھا اور اب ہم نیا صدارتی محل بنا رہے ہیں اس کا ماڈل بھی حضور انور کو دکھایا۔

گیارہ بج کر ۳۰ منٹ پر حضور انور ایوان صدر سے باہر تشریف لائے تو پریس کے نمائندگان حضور انور کے منتظر تھے۔

ایک نمائندے نے سوال کیا کہ صدر مملکت کے ساتھ ملاقات کا موضوع اور مقصد کیا تھا۔ حضور نے فرمایا کہ یہ ایک Courtsy Visit تھا۔ ایک اور نمائندے نے سوال کیا کہ مغربی افریقہ کے ممالک کے دورہ کا مقصد کیا ہے۔ حضور نے فرمایا: مَیں اپنے لوگوں سے ملنے آیا ہوں، اپنے پیاروں اور عزیزوں سے لوگ ملا ہی کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ نے ایک بجے جلسہ گاہ میں تشریف لا کر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ یہ خطبہ ٹیلی فون لائن کے ذریعہ براہ راست ایم ٹی اے پر نشر کیا گیا۔ اس کے علاوہ یہ خطبہ ریڈیو اسلامک احمدیہ بورکینا فاسو پر بھی Live نشر کیا گیا۔

جلسہ سالانہ بورکینا فاسو:

حضور انور ایدہ اللہ جلسہ سالانہ بورکینا فاسو کے افتتاحی خطاب کے لئے پانچ بجے جلسہ گاہ تشریف لائے تو ۱۳ ہزار سے زائد احباب جماعت نے نعرے لگا کر اور لا الہ الا اللہ کا ورد کر کے حضور انور کا استقبال کیا۔ حضور انور نے لوائے احمدیت لہرایا اور اجتماعی دعا کروائی۔

جلسہ کا افتتاحی اجلاس تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔ اس کے بعد حضرت مصلح موعودؓ کی نظم ’’ہے دست قبلہ نما لا الہ الا اللہ‘‘ مکرم اکرم محمود صاحب مبلغ سلسلہ بورکینا فاسو نے خوش الحانی سے سنائی۔ ان کے ساتھ پانچ مقامی خدام نے ’مورے‘ (More) زبان میں اس کا ترجمہ پیش کیا اور ساتھ ساتھ کورس کی شکل میں سب مل کر لا الہ الا اللہ دہراتے رہے۔

بہت عمدہ رنگ میں اس نظم کو اور اس کا ترجمہ کو پیش کیا گیا جس پر حضور انور نے ان پیش کرنے والوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ’’آپ نے تو کمال کر دیا‘‘۔ اس کے بعد حضور نے اپنا افتتاحی خطاب فرمایا جو براہ راست ٹیلیفون لائن کے ذریعہ ایم ٹی اے پر نشر کیا گیا۔ اور ریڈیو اسلامک احمدیہ پر بھی یہ خطاب Live نشر کیا گیا۔

ہر احمدی کا فرض ہے کہ اپنی حکومت کے لئے دعا کرتا رہے، اپنی حکومت کا فرمانبردار رہے، کبھی کسی فتنہ پیدا کرنے والے کا ساتھ نہ دے۔ اپنے رب کی عبادت کرتے رہیں اور انسانیت کی خدمت کریں۔ اور کسی فتنہ میں شامل نہ ہوں۔ ہمیشہ امن کی تعلیم دیتے رہیں کیونکہ یہی اسلام کی بنیادی تعلیم ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے اپنے افتتاحی خطاب میں فرمایا:

ہر احمدی کا فرض ہے کہ اپنی حکومت کے لئے دعا کرتا رہے، اپنی حکومت کا فرمانبردار رہے، کبھی کسی فتنہ پیدا کرنے والے کا ساتھ نہ دے۔ اپنے رب کی عبادت کرتے رہیں اور انسانیت کی خدمت کریں۔ اور کسی فتنہ میں شامل نہ ہوں۔ ہمیشہ امن کی تعلیم دیتے رہیں کیونکہ یہی اسلام کی بنیادی تعلیم ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے ﴿مَن قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا﴾ اس بارہ میں حضرت مسیح موعودؑ بیان فرماتے ہیں کہ جس شخص نے کسی انسان کو بلاوجہ قتل کیا گویا اس نے تمام انسانوں کو قتل کر ڈالا۔ یعنی ایک آدمی کو قتل کرنا اس قدر جرم ہے تو ہزاروں معصوموں کو قتل کرنا کس قدر سنگین گناہ ہوگا۔

آپ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک اور نکتہ کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ دوسرے لوگوں سے ہمدردی کا سلوک نہ کرنا بھی قتل انسانی کے مترادف ہے۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ اسلام دہشت گردی کی تعلیم دیتا ہے۔ یہ لوگوں کی سمجھ کا قصور ہے۔ اسلام تو کہتا ہے کہ اگر تم انسانوں سے ہمدردی کا سلوک نہیں کرتے تو بھی امن وسکون کو برباد کرنے والے ہو۔ حضور نے آنحضرت ﷺ کی زندگی سے بھی ہمدردی کی مثالیں بیان فرمائیں۔

حضور نے بتایا کہ آنحضرت ﷺ جب بھی کوئی فوج بھجواتے تو اسے سختی سے تاکید کرتے کہ کوئی عورت نہ ماری جائے، بچے اور بوڑھے نہ مارے جائیں۔ کوئی درخت نہ کاٹا جائے، مثلہ نہ کیا جائے۔ کسی زخمی کو نہ مارا جائے وغیرہ۔

حضور نے فرمایا کہ یہی تعلیم ہے جس پر ہر احمدی کو کاربند رہنا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں یہ توفیق دے کہ اس پیغام کو دنیا کے کناروں تک پہنچائیں۔ اپنے ملک کی ترقی کے لئے دعا کریں اور امن کے خلاف ہر کام سے پرہیز کریں۔

جلسہ کے افتتاحی اجلاس میں حکومت کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے ۴۳ مہمان شامل ہوئے جن میں بورکینا فاسو کے ایک چیف کے نمائندہ، حکومت غانا کے قونصلیٹ، انڈیا کے قونصلیٹ، اسلامک کمیونٹی آپ بورکینا فاسو کا وفد، کیتھولک چرچ کا وفد، چیف آف آرمی کا نمائندہ۔ میئرز وغیرہ۔ ان کے علاوہ مختلف محکموں اور شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل تھے۔

تیسرا روز، ۲۷ مارچ بروز ہفتہ:

صبح مکرم عمر معاذ صاحب نے نماز تہجد پڑھائی جس میں ۱۳ ہزار سے زائد افراد نے شرکت کی۔ سب احباب نے حضور انور کی اقتداء میں نماز فجر ادا کی۔

جلسہ سالانہ کے دوسرے روز کا پہلا اجلاس ۱۰ بجے مکرم عبدالرشید صاحب انور کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں فرانسیسی زبان میں تقاریر ہوئیں اور ساتھ کے ساتھ مورے زبان میں ترجمہ کیا گیا۔

چار بج کر ۳۰ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد جلسہ کے اختتامی اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم رانا فاروق احمد صاحب نے کی۔ تلاوت کا ترجمہ مکرم کابورے سلیمان صاحب نے کیا۔ بعد ازاں مکرم عمر معاذ صاحب نے دلکش انداز میں الہامات مسیح موعود علیہ السلام پر مبنی نظم پڑھی۔ نظم میں یہ مصرع بار بار آتا تھا:

یَا مَسْرُوْرُ اِنِّیْ مَعَکَ ۔ یَا مَسْرُوْرُ

اس موقع پر ۱۳ ہزار سے زائد افراد اپنا دایاں ہاتھ اٹھا کر اس مصرع کو یک زبان ہو کر دہراتے تھے۔ بڑا ہی روح پرور اور ایمان افروز نظارہ تھا۔ اس نظم کے بعد حضور انور نے اپنے اختتامی خطاب کا آغاز فرمایا جس کے ساتھ ہی جماعت احمدیہ بورکینافاسو کا پندرھواں جلسہ سالانہ اختتام پذیر ہوا۔ حضور انور نے اپنے خطاب میں فرمایا:

ان جلسوں کا مقصد جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے ''اخلاقی اور روحانی معیار کو بہتر بنانا ہے''۔ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو امام بنا کر بھیجا ہے تا کہ اسلام کو اصل صورت میں لوگوں کے سامنے پیش کیا جائے۔ اور پھر ایسے مومنین کی جماعت بنائی جائے جو عباد الرحمٰن ہوں، اللہ کی عبادت کرنے والے ہوں اور اس کے احکامات پر عمل کرنے والے ہوں۔ ہر قسم کے شرک ظاہری اور چھپے ہوئے سے پرہیز کرنے والے ہوں۔ جھوٹ سے پرہیز کرنے والے ہوں اور خدا تعالیٰ کی مخلوق کے ہمدرد ہوں۔

یہ خدا تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے ہمیں اس عاشق صادق کی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ پس یہ ہماری بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ خالصۃً للہ اس کی عبادت کرنے والے ہوں۔ اللہ ہمیں حکم دیتا ہے کہ پانچ وقت باقاعدگی کے ساتھ نمازوں کی ادائیگی کریں۔ نہ صرف پانچ وقت کی نمازیں ادا کرنے والے ہوں بلکہ مساجد میں نمازیں ادا کرتے ہوئے مساجد کو آباد کرنے والے ہوں۔

با جماعت نماز میں اپنے شوق کو بڑھائیں اور بچوں کو بھی نمازی بنائیں اور خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق پیدا کرنے والے بنائیں۔ اپنی عورتوں کو بھی عبادت کرنے والی بنائیں تا کہ وہ اللہ کی عبادت سے غافل رہنے والی نہ ہوں۔ بعض دفعہ انسان روایات کے شرک میں مبتلا ہو جاتا ہے، اس سے بچیں۔ جھوٹ ایک قسم کا شرک ہے اس سے پرہیز کریں۔ ایسے الفاظ سے بھی احتراز کریں جو قول سدید نہ ہوں اور مختلف معانی دیتے ہوئے غلط مفہوم دینے والے ہوں۔

حضور نے توجہ دلائی کہ مومن اپنے عطا کردہ رزق میں سے خدا کی راہ میں خرچ کرتا ہے اس کی بھی عادت ڈالیں۔ حضور نے تاکید اً فرمایا کہ ہمیشہ یاد رکھیں کہ ہم نے اللہ کی راہ میں کچھ نہ کچھ خرچ کرنا ہے، اس سے تزکیہ نفس ہوتا ہے۔ جماعت میں شمولیت کے لئے ضروری ہے کہ نظام کی مکمل طور پر پابندی کی جائے۔ اسی لئے مومنوں کو یہ حکم دیا ہے کہ ہمیشہ اطاعت گزار رہیں۔ کبھی ایسا نہ ہو کہ مرضی کے خلاف بات سنیں تو اعتراض پیدا ہو۔

اسی ضمن میں حضور نے آنحضرت ﷺ کی مختلف احادیث بیان فرمائیں اور اطاعت کے مضمون کی وضاحت فرمائی۔ اسی طرح ایسی احادیث پیش فرمائیں جن میں مسلمان کا اپنے بھائی سے محبت کرنے کا حکم ہے۔ جن ممالک میں جماعت انسانیت کی خدمت کر رہی ہے ان کا مختصر تذکرہ بھی فرمایا۔

حضور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ غریبوں کے ہمدرد ہوں، غریبوں کی پناہ ہو جائیں۔ غریبوں کا سہارا بن جائیں۔ اور اسلامی خدمات کو انجام دینے کے لئے عاشق زار کی طرح فدا ہونے کے لئے تیار ہوں اور تمام تر کوشش کریں کہ عام برکات دنیا میں پھیلیں اور محبت الٰہی اور ہمدردی بندگان خدا جڑھ پکڑے۔

افریقین ممالک میں تعلیم کے حوالے سے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ بچوں کو نصیحت ہے کہ تعلیم کی طرف خصوصی توجہ دیں کیونکہ احمدی بچے کا تعلیمی معیار دوسروں سے بلند ہونا چاہئے۔

> آج کل کمپیوٹر کی تعلیم بہت ضروری ہے۔ افریقہ میں جماعت نے کمپیوٹر سنٹر کھولے ہیں جہاں سینکڑوں نوجوان فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ لیکن کمپیوٹر بعض دفعہ غلط کاموں کیلئے استعمال ہوتا ہے۔ احمدی ہمیشہ اس سے بچیں اور احمدی کی صحبت ہمیشہ پاکیزہ رہتی ہے۔

کمپیوٹر کے سلسلہ میں فرمایا کہ آج کل کمپیوٹر کی تعلیم بہت ضروری ہے۔ افریقہ میں جماعت نے کمپیوٹر سنٹر کھولے ہیں جہاں سینکڑوں نوجوان فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ لیکن کمپیوٹر بعض دفعہ غلط کاموں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ احمدی ہمیشہ اس سے بچیں اور احمدی کی صحبت ہمیشہ پاکیزہ رہتی ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے صحت کے بارہ میں جماعتی خدمات کا تذکرہ بھی فرمایا کہ کس طرح برکینافاسو میں جماعت خدمات سرانجام دے رہی ہے۔

عورتوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ عورتیں یاد رکھیں کہ اسلام نے انہیں ایک بہت بڑا مقام عطا فرمایا ہے۔ اگر انہوں نے اس مقام کو نہ سمجھا تو آئندہ ان کی اولاد کو دین پر قائم رہنے کی کوئی ضمانت نہیں دی جاسکتی۔ اس لئے اپنے مقام کو سمجھیں ورنہ آپ اپنی اولادوں سے اور اپنے خاوندوں سے بے وفائی کر رہی ہوں گی۔ بلکہ سب سے بڑھ کر اپنے خدا سے بے وفائی کر رہی ہوں گی۔ اس لئے ہر احمدی عورت کے لئے لازم ہے کہ اپنے رب کو خوش کرے اور اپنے رب کے حضور ہی جھک کر اس سے مدد مانگے۔ بچوں میں اسلامی تعلیم منتقل کرنے کے لئے لازمی ہے کہ وہ خود علم سیکھے۔ آج کل کے ماحول میں بہت سی برائیوں میں معاشرہ ملوث ہے۔ ایک احمدی عورت کا کام ہے کہ اپنی نسلوں کو بھی بچائے۔ یاد رکھو کہ اللہ کی پکڑ سے ہمیشہ بچنا چاہئے۔

آخر پر حضور نے سب احمدیوں کو دعا کی طرف توجہ دلائی کہ جب احمدی نیک نیتی سے دعا کرتا ہے تو دعائیں بڑی مقبول ہوتی ہیں۔ اس لئے اپنے لئے اور اپنے ملک کے لئے دعائیں کریں۔

دعا کے بعد حضور ایدہ اللہ لجنہ اماء اللہ کی جلسہ گاہ میں تشریف لے گئے اور کچھ دیر وہاں تشریف فرما ہوئے۔ اس دوران بچیوں نے لوکل زبان میں خوش الحانی کے ساتھ نظمیں پڑھیں اور خواتین نے اھلاً وسھلاً و مرحبا اور نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے ہوئے والہانہ انداز میں حضور انور کا استقبال کیا۔

اس کے بعد حضور دفتر تشریف لائے اور مہمانان خصوصی کو شرف ملاقات بخشا۔

> اس جلسہ کے اختتامی اجلاس میں آرچ بشپ، ڈائریکٹر جنرل پولیس، سابق منسٹر آف ایجوکیشن، نمائندہ نیشنل آرمی، مسلم کمیونٹی، کیمونٹی تیجانیہ اور مورونابہ کے نمائندگان کے علاوہ مختلف طبقہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے نمائندگان نے بھی شرکت کی۔ جلسہ سالانہ میں ملک کی ۴۲۵ جماعتوں سے ۱۳۷۵۵ افراد شامل ہوئے اس کے علاوہ نائجیریا، ٹوگو، مالی، آئیوری کوسٹ اور غانا سے بھی افراد شامل ہوئے۔

اس جلسہ کے اختتامی اجلاس میں آرچ بشپ، ڈائریکٹر جنرل پولیس، سابق منسٹر آف ایجوکیشن، نمائندہ نیشنل آرمی، مسلم کمیونٹی، کیمونٹی تیجانیہ اور مورونابہ کے نمائندگان کے علاوہ مختلف طبقہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے نمائندگان نے بھی شرکت کی۔ جلسہ سالانہ میں ملک کی ۴۲۵ جماعتوں سے ۱۳۷۵۵ افراد شامل ہوئے۔ اس کے علاوہ نائجیریا، ٹوگو، مالی، آئیوری کوسٹ اور غانا سے بھی افراد شامل ہوئے۔

اس جلسہ کی کارروائی کو یہاں کے نیشنل ٹی وی، ریڈیو اور پریس نے بہت عمدہ رنگ میں بڑی تفصیل سے کوریج دی اور جلسہ سالانہ کے مناظر دکھائے۔ اور حضور انور کو خطاب کرتے ہوئے دکھایا گیا۔

چوتھا روز ۔ ۲۸ مارچ بروز اتوار:

حضور انور ایدہ اللہ نے مسجد مہدی میں نماز فجر پڑھائی۔ دس بجے بورکینافاسو کے ۱۲ ریجنز سے آنے والے ریجنل صدران، جماعت کے مربیان، ذیلی تنظیموں کے صدران، زعماء و دیگر عہدیداران جن کی تعداد پانچ صد سے زائد تھی نے حضور انور سے شرف ملاقات پایا۔

سب عہدیداران ترتیب کے ساتھ قطاروں میں ریجن وائز بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے سامنے ان کے ریجن کے ناموں کی تختیاں آویزاں تھیں۔ اس کے علاوہ آئیوری کوسٹ اور مالی سے آنے والے وفود بھی موجود تھے۔

حضور انور نے اس موقع پر فرمایا کہ آپ کو جلسہ سالانہ کے دوران میری باتیں اور دیگر تقاریر سننے کا موقع ملا ہے اور آپ Recharge ہو گئے ہیں۔ اب واپس جا کر سب جماعتوں میں نظام جماعت کو مضبوطی سے قائم کریں۔ آپ کے پاس مربیان ہیں ان سے راہنمائی لیں۔ مجالس عاملہ کا ہر شعبہ فعال ہونا چاہئے۔ صدر جماعت یا سیکرٹری مال کا فعال ہونا کافی نہیں ہر شعبہ کو اپنی ذمہ داری سنبھالنی چاہئے اور بیداری سے کام کرنا چاہئے۔

حضور انور نے اختتام پذیر ہونے والے جلسہ کے بارہ میں احباب کے تاثرات کے معلوم کرنے کے لئے سب سے پہلے بانفوراوالوں سے دریافت فرمایا۔ اس کے جواب میں بانفورا ریجن کے صدر نے کہا:

ہمارا جلسہ سالانہ تو اس روز سے ہی شروع ہو گیا تھا جب ہمیں یہ خبر ملی کہ ہمارے پیارے امام خلیفۃ المسیح بورکینافاسو تشریف لا رہے ہیں۔ اس سے قبل تو ہمیں آپ کو ایم ٹی اے اور تصاویر میں ہی دیکھنے کا موقع ملتا تھا لیکن آپ کو بالمشافہ دیکھنا ہمیں خواب لگتا ہے اور جذبات کے باعث ان کا بیان ہمارے لئے ممکن نہیں۔

ٹنکوڈوگو ریجن کے نمائندے نے کہا کہ ہم سب بے حد خوش ہیں۔ جلسہ سالانہ پر حضور تشریف لائے ہماری خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں۔ ہم خوشی کے اظہار کی طاقت نہیں پاتے۔

حضور نے فرمایا جزاکم اللہ۔

> Gava ریجن کے ایک نمائندے سے سوال کئے جانے پر اس نے کہا کہ خاکسار نے ریڈیو اسلامک احمدیہ کے ذریعہ سے احمدیت قبول کرنے کی سعادت پائی۔ اس سے قبل ۴ جلسوں اور اجتماعات میں شرکت کی توفیق پا چکا ہوں۔ لیکن اس دفعہ جو حضور کو دیکھا اور سنا ہے اس کی کیفیت الگ ہی ہے۔ میں واپس لوٹوں گا اور سب کو حضور انور اور آپ کی تقاریر کے بارہ میں بتاؤں گا۔

Gava ریجن کے ایک نمائندے سے سوال کئے جانے پر اس نے کہا کہ خاکسار نے ریڈیو اسلامک احمدیہ کے ذریعہ سے احمدیت قبول کرنے کی سعادت پائی۔ اس سے قبل ۴ جلسوں اور اجتماعات میں شرکت کی توفیق پا چکا ہوں۔ لیکن اس دفعہ جو حضور کو دیکھا اور سنا ہے اس کی کیفیت الگ ہی ہے۔ میں واپس لوٹوں گا اور سب کو حضور انور اور آپ کی تقاریر کے بارہ میں بتاؤں گا۔

اس نے مزید کہا کہ آپ کی تقاریر میں جماعتی خدمات کے بارہ میں سنا۔ کنوؤں کی تعمیر کے سلسلہ میں

آپ کی خدمات قابل ستائش ہیں اور ہمارے علاقہ میں بھی اس کی ضرورت ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ لوگوں کے لئے روحانی پانی کا اہتمام کریں ظاہری پانی بھی مل جائے گا۔ اور ارشاد فرمایا کہ ان کو کنوؤں کے پروگرام میں شامل کریں۔

آئیوری کوسٹ سے نیشنل صدر خدام الاحمدیہ نے کہا:

"یہ جلسہ بے حد کامیاب رہا۔ صرف چند سال قبل یہاں کی جماعت کافی مختصر تھی اور آج اس جماعت نے نمایاں انداز میں ترقی کی ہے۔

ہم آئیوری کوسٹ سے نہایت تکلیف دہ اور انتہائی تھکا دینے والے سفر کے بعد پہنچے ہیں لیکن حضرت خلیفۃ المسیح کے چہرہ پر نگاہ پڑتے ہی محسوس ہوا جیسے تھکاوٹ کا کہیں نام و نشان نہ ہو۔

آخر پر انہوں نے آئیوری کوسٹ کے روز بروز بگڑتے ہوئے سیاسی اور بدامنی والے حالات کا ذکر کرتے ہوئے درخواست دعا کی۔ اور عہد کیا کہ واپس لوٹ کر پر جوش کام کریں گے تاکہ حالات بہتر ہو جانے کی صورت میں خلیفۃ المسیح آئیوری کوسٹ بھی دورہ کے لئے تشریف لائیں۔ اور کہا کہ ہمارا سارا وفد جلسہ سالانہ کے کامیاب انعقاد پر مبارکباد پیش کرتا ہے۔

حضور نے فرمایا:

آئیوری کوسٹ میں اب بفضلہ تعالیٰ بڑی بڑی جماعتوں کا قیام عمل میں آچکا ہے۔ ان سب کے ساتھ رابطہ رکھیں۔ حالات کی وجہ سے جو رابطے کٹ گئے ہیں ان کو بحال کریں۔ اور سب افراد کو نظام جماعت میں شامل کریں اور سب جماعتوں کے بار بار دورے کریں۔

فرمایا: آپ کے ملک کے حالات ٹھیک ہوں تاکہ میں وہاں دورہ کرسکوں۔

دیدگو ریجن کے نمائندہ نے اپنے جذبات بیان کرتے ہوئے کہا:

> ہم پہلی دفعہ خلیفہ وقت کے ساتھ جلسہ سالانہ میں شامل ہوئے ہیں اور حضور انور کے ساتھ تین دن روحانی ماحول میں رہے ہیں۔ جب کہ پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا۔ اب ہم واپس جاکر آپ کی نصائح اور آپ کا پیغام اپنی جماعتوں کو پہنچائیں گے۔ آپ کو دیکھتے ہی یوں لگتا ہے کہ آپ باخدا آدمی ہیں۔ آج بورکینا فاسو کی زمین کتنی خوش قسمت ہے کہ آپ کے قدم یہاں پڑے ہیں۔ احمدیت کے ساتھ ہمارا لگاؤ پہلے سے بہت بڑھ گیا ہے۔ الحمد للہ۔

سب سے پہلے تو ہم سب کی طرف سے محبت بھرا اسلام پیش خدمت ہے۔ جلسہ کی خوشی ابھی تک دلوں میں بھری ہوئی ہے۔ ہم پہلی دفعہ خلیفۂ وقت کے ساتھ جلسہ سالانہ میں شامل ہوئے ہیں اور حضور انور کے ساتھ تین دن روحانی ماحول میں رہے ہیں۔ جب کہ پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا۔ اب ہم واپس جاکر آپ کی نصائح اور آپ کا پیغام اپنی جماعتوں کو پہنچائیں گے۔ آپ کو دیکھتے ہی یوں لگتا ہے کہ آپ باخدا آدمی ہیں۔ آج بورکینا فاسو کی زمین کتنی خوش قسمت ہے کہ آپ کے قدم یہاں پڑے ہیں۔ احمدیت کے ساتھ ہمارا لگاؤ پہلے سے بہت بڑھ گیا ہے۔ الحمد للہ۔

آنحضرت ﷺ نے آئندہ زمانہ میں خلافت کے قیام کی پیشگوئی فرمائی تھی اور یہ نصیحت فرمائی تھی کہ ہمیشہ خلافت کے ساتھ وابستہ رہنا۔ آج ہم آپ سے وعدہ کرتے ہیں کہ ہم انشاء اللہ خلافت احمدیہ سے وابستہ رہیں گے۔ آپ کے آنے سے خلافت سے متعلق یہ پیشگوئی ہم پر زیادہ واضح ہوگئی ہے۔ ہم انشاء اللہ آپ کے ساتھ رہیں گے۔ ہم ہر لحہ آپ کے ساتھ ہیں۔ اِنِّیْ مَعَکَ یَا مَسْرُوْر۔ ہم خدا سے دعا کرتے ہیں کہ آپ کی تشریف آوری بار بار یہاں ہو۔ ہم احمدیت کی ترقی کے لئے دعا کرتے ہیں۔ آپ ہماری روحانی ترقی کے لئے دعا کریں۔ ہم کمزور ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم پر اپنا فضل فرمائے۔

وائی گویا (Oyhgoya) ریجن کے نمائندہ نے کہا:

آج ہم بہت خوش ہیں۔ ہم ان پہلے لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے احمدیت قبول کی۔ آپ کو دیکھ کر، آپ سے مل کر ہم بے حد خوش ہیں۔ پاکستان سے آنے والے مبلغین بہت اچھا کام کر رہے ہیں۔ ایسے مبلغ ہر جگہ ہونے چاہئیں۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ ہر جگہ پاکستانی مبلغ نہیں جاسکتے۔ آپ خود بھی مبلغ بنیں۔

اس نمائندہ نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا۔ کہ ہم خدا کا شکر ادا کرتے ہیں کہ یہاں بورکینا فاسو میں احمدیت کے درخت نے پھل دیئے ہیں۔ اب یہ پھل پک گئے ہیں اور آج ہم یہ پھل کھا رہے ہیں۔ حضور سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں مزید پھلوں کے حصول کی توفیق بخشے۔

اس پر حضور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ آپ کو مزید درخت لگانے اور مزید پھلوں کے حصول کی توفیق دے۔

اس کے بعد حضور انور نے باری باری تمام ریجنز اور آئیوری کوسٹ اور مالی (Mali) کے وفود سے مصافحہ فرمایا۔

مصافحہ کے بعد بعض لوگوں نے، خصوصاً بڑی عمر کے لوگوں نے کہا کہ ہم بہت تکلیف اٹھا کر اور لمبا سفر کر کے دو دن میں یہاں پہنچے ہیں اور ہم سارے راستہ میں یہ دعا کرتے رہے کہ خدا تعالیٰ ایسا موقع پیدا فرما دے کہ ہم خلیفہ کو اپنے ہاتھ لگالیں۔ بعد میں معلوم نہیں کہ زندگی میں دوبارہ ملاقات ہو۔ آج اللہ نے ہماری دعا سن لی ہے اور ہمارے ہاتھوں نے حضور انور کے ہاتھوں کو چھو لیا ہے۔

حضور انور سے مصافحہ کرنے کے بعد بعض لوگ اپنا ہاتھ اپنے چہرہ پر اور اپنے کپڑوں پر ملتے۔ ہر ایک کی محبت کا اپنا انداز تھا۔ ایک صاحب نے مصافحہ کے بعد اپنے ہاتھ پر رومال لپیٹ لیا کہ اب میرے ہاتھ کو کوئی دوسرا ہاتھ نہ لگے اور میں اس برکت کو ساتھ لئے رکھوں۔

ایک روز حضور انور نے گزرتے ہوئے ایک بچے کو پیار کیا اور اس سے مصافحہ فرمایا تو قریب کھڑے لوگوں نے اس بچے کا ماتھا چومنا شروع کر دیا۔ کہ حضور کا ہاتھ اس بچے کو لگا ہے۔

❀❀❀❀❀

جلسہ سالانہ بورکینا فاسو میں مالی (Mali) کی ۱۹ جماعتوں سے ۱۲۰؍ احباب جلسہ میں شامل ہوئے۔ جن میں جماعتوں کے صدران، صدر خدام الاحمدیہ اور دیگر احباب، خواتین اور بچے تھے۔

آئیوری کوسٹ (Ivory Coast) سے ۱۵۲؍ افراد پر مشتمل وفد جلسہ میں شامل ہوا۔ جس میں مجلس عاملہ کے ممبران، صدر مجلس انصار اللہ، صدر مجلس خدام الاحمدیہ اور مختلف ریجنز کی ۲۱ جماعتوں کے احباب شامل ہوئے۔

ان سب احباب سے مصافحہ کرنے کے بعد حضور انور دفتر تشریف لائے اور ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ اس کے بعد ۱۱ بج کر ۳۰ منٹ پر فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں جو ڈیڑھ بجے تک جاری رہیں۔

شام ساڑھے پانچ بجے حضور انور مشن ہاؤس تشریف لائے اور 'چلڈرن کلاس' ہوئی۔ حضور انور نے ایک بچے کو تلاوت کے لئے بلایا اور نظم کے لئے بھی ایک بچے کا انتخاب فرمایا۔ اس کے بعد ناصرات نے نظم "وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا" کا فرنچ ترجمہ خوش الحانی سے پڑھا۔ اس کے بعد ایک گروپ نظم پیش کی گئی۔ ایک بچے نے فرنچ زبان میں استقبالیہ تقریر کی اور حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہوئے بورکینا فاسو کا تعارف پیش کیا۔

ناصرات نے ایک نغمہ "اھلاً وسھلاً ومرحبا" خوش الحانی سے پیش کیا اور جُولا (Djoola) زبان میں بھی ایک نغمہ پیش کیا گیا۔

آئیوری کوسٹ سے آئے ہوئے بچوں نے بھی ایک فرنچ نظم جس کا اختتام 'اَللّٰہ ھُوْ' پر ہوتا تھا پیش کی۔ حضور انور نے اس کے ترنم کو اس قدر پسند فرمایا کہ ساتھ ساتھ خود بھی دہراتے رہے۔ آخر میں حضور انور نے ان سب بچوں میں چاکلیٹ تقسیم فرمائیں۔

رات آٹھ بج کر تیس منٹ پر جماعت بورکینا فاسو نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اعزاز میں "Mess Des Officiers" میں ایک عشائیہ کا اہتمام کیا تھا جس میں جماعتی عہدیداران کے علاوہ بعض شخصیات بھی شامل ہوئیں۔ رات ۹ بج کر ۳۰ منٹ پر یہ تقریب ختم ہوئی جس کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

پانچواں روز۔ ۲۹؍ مارچ ۲۰۰۴ء بروز سوموار:

حضور انور نے نماز فجر مسجد المہدی (واگا ڈوگو) میں پڑھائی۔

۹ بج کر ۳۰ منٹ پر حضور انور نے "احمدیہ ہیومینٹی فرسٹ سنٹر" کا معائنہ فرمایا۔ یہ سنٹر ملک کے دارالحکومت واگا ڈوگو میں ایک تین منزلہ عمارت میں قائم ہے۔ جہاں نوجوانوں کو تعلیم دینے کے لئے ۴۰ کمپیوٹر موجود ہیں۔ غریبوں کو مفت تعلیم دی جاتی ہے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے برکینا فاسو میں جماعت کے اس کمپیوٹر انسٹی ٹیوٹ سے ۵۸۰ طلبا ٹریننگ حاصل کر چکے ہیں جن میں سے ۲۵۰ کو مفت ٹریننگ دی گئی۔ اس وقت ۹۰ طلبا زیر تربیت ہیں۔ اس کے علاوہ حکومت کے مختلف سکولز کے ۱۰۰؍ اساتذہ بھی زیر تربیت ہیں۔

> ہیومینٹی فرسٹ کے تحت خواتین کے لئے ایک سلائی سکول کھولا گیا ہے جہاں سلائی سکھانے کے بعد ضرورتمند خواتین کو سلائی مشینیں بھی دی جاتی ہیں۔ اس وقت تک ۲۴ سے زائد خواتین ٹریننگ لے چکی ہیں اور اتنی ہی تعداد میں ٹریننگ لے رہی ہیں۔ حضور انور جب اس سلائی سکول کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے تو صدر صاحبہ لجنہ بورکینا فاسو نے اس سلائی سکول کا تعارف کروایا۔

جب حضور انور معائنہ کے لئے تشریف لے گئے تو اس وقت یہ طلبا مختلف کمپیوٹرز پر بیٹھے ٹریننگ لے رہے تھے۔ حضور انور نے اس سنٹر کو دیکھ کر بہت خوشی کا اظہار فرمایا۔

اس سنٹر کے ساتھ ہیومینٹی فرسٹ کے تحت خواتین کے لئے ایک سلائی سکول کھولا گیا ہے جہاں سلائی سکھانے کے بعد ضرورتمند خواتین کو سلائی مشینیں بھی دی جاتی ہیں۔ اس وقت تک ۲۴ سے زائد خواتین ٹریننگ لے چکی ہیں اور اتنی ہی تعداد میں ٹریننگ لے رہی ہیں۔ حضور انور جب اس سلائی سکول کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے تو صدر صاحبہ لجنہ بورکینا فاسو نے اس سلائی سکول کا تعارف کروایا۔ اس وقت بھی خواتین اور بچیاں سلائی سیکھ رہی تھیں۔ اس موقع پر ضرورتمند خواتین کو تحفۃً سلائی مشین مہیا کرنے کی تقریب بھی ہوئی۔ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا نے ۲۰ خواتین کو مشینیں دیں۔

دونوں سنٹرز کے معائنہ کے دوران نیشنل ٹی وی، ریڈیو اور پریس کے نمائندے موجود تھے۔ نیشنل ٹی وی نے دوپہر ایک بجے کی خبروں میں اور پھر رات کی خبروں میں اس معائنہ کی اور سلائی مشین کی تقسیم کی بہت عمدہ رنگ میں کوریج دی۔

حضور انور ایدہ اللہ نے ہیومینیٹی سنٹر کی وزیٹر بک میں لکھا:

"ماشاء اللہ! ہیومینیٹی فرسٹ کے ذریعہ سے اچھا کام ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ پہلے سے بڑھ کر انسانیت کی خدمت کی توفیق دے۔ آمین"۔

اس کے بعد حضور انور نے احمدیہ ہسپتال واگاڈوگو کا معائنہ فرمایا۔ جب حضور انور ہسپتال پہنچے تو ڈاکٹر محمود بھنوں صاحب نے اپنے سٹاف کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا۔ حضور نے ہسپتال کے مختلف شعبوں کا معائنہ فرمایا اور ڈاکٹر صاحب سے مختلف امور سے متعلق دریافت فرماتے رہے۔

ہسپتال کے معائنہ کے بعد حضور مشن ہاؤس تشریف لائے جہاں علاقہ کے میئر Ouadragou Zakaria (وداگوزکریا) نے حضور انور سے ملاقات کی۔ میئر نے کہا کہ میں حضور انور سے برکت لینے آیا ہوں۔ حضور نے جلسہ کے افتتاحی خطاب میں امن کے بارہ میں جو تعلیمات بیان کی ہیں میں نے بہت غور سے سنی ہیں میں سمجھتا ہوں کہ اب یہی تعلیم ہماری زندگی کا دستور العمل ہونا چاہئے۔ اور اس کے مطابق ہمیں عمل کرنا چاہئے۔ میں ہر وقت جماعت کی خدمت اور تعاون کے لئے تیار ہوں۔ جماعت کے کاموں کے لئے میرا ہر دروازہ کھلا ہے۔

حضور انور نے میئر کو 'اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ' والی انگوٹھی تحفہ میں دی۔ آخر پر میئر نے اپنے لئے اور اپنے خاندان کے لئے دعا کی درخواست کی۔

گیارہ بجے حضور انور سے ملاقات کے لئے Minister of State for Agriculture، Hon. Salif Djalo تشریف لائے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے یہ سعادت حاصل ہے کہ میں لندن میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ سے مل چکا ہوں۔ اب ملک سے باہر تھا، واپس آیا تو آپ سے ملنے آیا ہوں۔

زراعت کے تعلق میں مختلف منصوبوں اور پروگراموں پر گفتگو ہوئی۔ حضور انور نے فرمایا کہ آپ کے ملک میں پانی کی بہت کمی ہے۔ 'سفیدے' کا درخت بہت پانی جذب کرتا ہے اس لئے آپ کے ملک میں ان درختوں کا لگانا مناسب نہیں۔

۱۱ بج کر ۳۰ منٹ پر حضور انور کے ساتھ آئیوری کوسٹ سے آنے والے مبلغین کی میٹنگ ہوئی۔ یہ میٹنگ پونے ایک بجے تک جاری رہی۔ جس میں حضور انور نے آئیوری کوسٹ کے ملکی حالات، جماعتی حالات اور مختلف شعبوں میں کام کا جائزہ لیا اور ہدایات دیں۔ امیر صاحب آئیوری کوسٹ نے نقشہ کی مدد سے ملکی صورتحال حضور انور کی خدمت میں پیش کی۔ حضور انور نے فرمایا کہ غانا میں قیام کے دوران میں آئیوری کوسٹ بھی آیا تھا اور جام سکرو بھی گیا تھا۔ اس پر امیر صاحب آئیوری کوسٹ نے حضور کو بتایا کہ جام سکرو کو اب ملک کا مستقل دارالحکومت بنانے کا پروگرام ہے۔

نماز ظہر وعصر کے بعد حضور انور نے ایک طفل عزیز عبدالفتاح کی نماز جنازہ پڑھائی۔ یہ بچہ اپنے والدین کے ساتھ جلسہ میں شرکت کے لئے تنکوڈوگو کی جماعت 'لال گئی' سے آیا تھا۔ ایک رات بیمار ہوا اور دوسرے دن ہسپتال میں اس کی وفات ہو گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

شام پانچ بجے حضور انور فیملی ملاقاتوں کے لئے مشن ہاؤس تشریف لائے اور سات بجے تک ملاقاتیں فرمائیں۔ بعدہ آئیوری کوسٹ سے آنے والے مجلس عاملہ کے ممبران سے ملاقات کی۔

نماز مغرب وعشاء کے بعد حضور اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

چھٹا روز۔ ۳۰ مارچ ۲۰۰۴ء بروز منگل:

حضور انور نے نماز فجر مسجد المہدی واگاڈوگو میں پڑھائی اور پھر صبح آٹھ بج کر ۳۰ منٹ پر ڈوری شہر (Dori) کے لئے روانہ ہوئے۔ واگاڈوگو سے ڈوری شہر کا فاصلہ ۲۶۵ کلومیٹر ہے جس میں ۱۰۵ کلومیٹر پکی سڑک ہے جبکہ ۱۶۰ کلومیٹر کچی سڑک ہے۔ اور راستہ بہت خراب ہے۔ دوران سفر مٹی اور گرد اتنی زیادہ ہوتی ہے کہ اگلی پچھلی گاڑیاں نظر نہیں آتیں۔ بعض جگہوں پر تو یوں لگتا ہے کہ مٹی کا طوفان آ گیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ مع قافلہ ٹھیک ایک بجے ڈوری پہنچے۔ یہ شہر صحرائی علاقہ میں واقع ہے۔ ریت بہت ہے۔ دن کو درجہ حرارت ۵۰ ڈگری تک چلا جاتا ہے جب کہ رات ٹھنڈی ہوتی ہے۔ ڈوری شہر سے ۱۰۰ میل آگے صحارا ڈیزرٹ (Sahara Desert) یعنی صحرائے اعظم شروع ہو جاتا ہے جو دنیا کا سب سے بڑا صحرا ہے۔ مختلف ممالک سے ٹورسٹ اسے دیکھنے آتے ہیں۔

ڈوری شہر میں داخل ہوتے ہی سب سے پہلے احمدیہ مسجد 'بیت الطاہر' نظر آتی ہے جو بالکل مین روڈ پر واقع ہے۔ سڑک پر کھڑے احمدی احباب نے ہاتھ ہلا کر نعروں کے ذریعہ حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

ساڑھے چار بجے حضور انور نے نماز ظہر وعصر پڑھائیں۔ نماز کے بعد مسجد سے ملحقہ قطعہ زمین پر حضور انور نے بورکینا فاسو کے پہلے 'احمدیہ پرائمری سکول' کا سنگ بنیاد رکھا اور دعا کروائی۔ یہ قطعہ ۱۵ ایکڑ ہے جو حکومت نے جماعت کو دیا ہے۔

اس کے بعد جلسہ کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم محمد حادی صاحب نے کی۔ نظم محمود اودو عیسیٰ صاحب نے پڑھی۔ اس کے بعد حضور انور نے ڈوری ریجن کی مختلف جماعتوں سے آئے ہوئے احباب سے خطاب فرمایا۔ تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:

معزز مہمان جو اس جلسہ میں شریک ہیں۔ پیارے احمدی بھائیو/بہنو۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

پھر فرمایا: میں مختصراً کچھ باتیں آپ لوگوں سے کروں گا۔ سب سے پہلے میری تمام احمدیوں سے درخواست ہے کہ وہ ہمیشہ اس بات کو مدنظر رکھیں کہ ان پر خدا کا ایک بہت بڑا احسان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کو پورا ہوتے ہوئے دیکھنے اور اس پر ایمان لانے کی توفیق عطا فرمائی۔

اس وقت دنیا میں کروڑوں اربوں لوگ ایسے ہیں جو مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے ہیں اور اپنے اپنے مذہب کی تعلیم کے مطابق کسی ایسے مصلح یا نبی کی تلاش میں ہیں جو آ کر ان کے حالات بدلے اور مختلف دینوں کے ماننے والوں کو صحیح راستہ پر چلائے۔ لیکن آپ وہ خوش قسمت ہیں جو اعلان کر رہے ہیں کہ جو آنے والا تھا وہ آ گیا اور ہم نے اس کو مان بھی لیا اور اس کی دی ہوئی تعلیم کے مطابق عمل بھی کر رہے ہیں جو درحقیقت قرآن کریم اور آنحضرت ﷺ کی لائی ہوئی تعلیم ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اور چونکہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو تمام دنیا کے لئے مبعوث فرمایا ہے اس لئے مسیح محمدی بھی تمام دنیا کے بگڑے ہوئے دینوں کو سدھارنے کے لئے مبعوث ہوئے ہیں۔ اس لئے اب آپ کا کام ہے کہ دنیا کو بتائیں کہ آؤ ہم سے سیکھو۔ اللہ کا قرب حاصل کرو اور اپنی نجات کے سامان پیدا کرو۔ لیکن اس سے پہلے ہمیں اپنے اندر بھی بہت سی تبدیلیاں پیدا کرنی ہوں گی۔ سب سے پہلی اور بنیادی چیز یہ ہے کہ ہم اپنے پیدا کرنے والے خدا کو پہچانیں۔ اس کی عبادت بجالائیں اور اس طریق کے مطابق اس کی عبادت کریں جس طرح کرنے کا اس نے حکم دیا ہے۔

پانچ وقت نمازوں کا اہتمام کریں۔ صرف نماز پڑھ لینا کافی نہیں۔ مردوں کے لئے حکم ہے کہ تم پانچ وقت نمازیں باجماعت ادا کرو۔ یہ مسجد جو آپ نے بنائی ہے اس کو آباد رکھنا اب آپ کا کام ہے۔ اب آپ کی طرف سے چند مہینوں کے اندر یہ خبریں آنی چاہئیں کہ یہ مسجد چھوٹی پڑ گئی ہے ہمیں اب بڑی مسجد چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ نماز باجماعت ادا کرنے سے ایک حکم کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے کی عادت بھی پڑے گی۔ اور نظام جماعت کی اطاعت کی عادت بھی پیدا ہوگی اور جب اس طرح مسجدوں میں نماز پڑھنے کے لئے آئیں گے تو اس کا ثواب بھی گھروں میں پڑھنے والی نمازوں سے زیادہ ہوگا۔ اور اس طرح آپس میں محبت واخوت اور وحدت بھی پیدا ہوگی۔ اگر یہ وحدت ہم میں پیدا ہوگی تو سمجھ لیں کہ ہم نے آنحضرت ﷺ کی بعثت کا مقصد پہچان لیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی جماعت سے اعلیٰ اخلاق کی توقع رکھتے ہیں اور یہ کہ جماعت کے ہر فرد کو کوئی امتیازی خلق اپنانا چاہئے۔

حضور نے فرمایا کہ ہر احمدی بچہ جو پڑھنے کی عمر کو پہنچ چکا ہے اس کے ماں باپ کو اس کی تعلیم کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ اور جہاں تک تعلیم کے حصول میں مالی وسائل کے حائل ہونے کا تعلق ہے تو مجھے اطلاع دیں انشاء اللہ جماعت اس کا انتظام کرے گی۔ مالی وسائل آپ کی تعلیم میں حائل نہیں ہوں گے۔

ہر احمدی بچے کا فرض ہے کہ تعلیم حاصل کرے کیونکہ یہ آنحضرت ﷺ کا حکم ہے۔ جیسا کہ فرمایا کہ ہر مسلمان کو تعلیم حاصل کرنا چاہئے خواہ اسے چین ہی کیوں نہ جانا پڑے۔ یعنی مشکلات میں سے بھی گزرنا پڑے پھر بھی تعلیم حاصل کرے۔

بنیادی تعلیم کے لئے جماعت یہاں سکول کھول رہی ہے۔ آج اس کا سنگ بنیاد رکھ دیا گیا ہے اور اب یہ سکول ہائی سکول لیول تک جائے گا۔ انشاء اللہ۔

پھر ایسے نوجوانوں کو جو تعلیم حاصل نہیں کر پاتے مزید کچھ باتیں کہنا چاہتا ہوں۔ جن نوجوانوں نے تعلیم حاصل نہیں کی۔ ان کو ضرور کوئی نہ کوئی پیشہ اختیار کرنا چاہئے۔ کوئی کام ضرور کرنا چاہئے۔ ایک مومن کے شایان شان نہیں کہ فارغ بیٹھا رہے اور کوئی کام نہ کرے۔ مردوں کو عورتوں کی نسبت زیادہ کام کرنا چاہئے۔ یہاں کی عورتیں کافی محنتی ہیں لیکن مردوں کو ان سے زیادہ آگے بڑھنا چاہئے۔ اگر مرد اس انداز میں کام شروع کر دیں تو آپ کے گھر خوشحالی کی آماجگاہ بن جائیں گے۔ اور یوں آپ جماعت اور ملک کے لئے مفید وجود بن سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ امتیازی شان کے ساتھ آپ کو اعلیٰ نمونہ دکھانے کی توفیق بخشے اور اپنے احکامات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

بعد ازاں حضور نے اس ایک روزہ جلسہ کی اختتامی دعا کروائی اور پھر حضور انور خواتین کی جلسہ گاہ تشریف لے گئے اور انہیں شرف زیارت بخشا۔ بعد میں حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا نے جلسہ میں شامل ہونے والی خواتین سے مصافحہ کیا اور بچیوں سے پیار کیا۔

شام سات بجے حضور انور نے مسجد 'بیت الطاہر' ڈوری میں نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

ساڑھے آٹھ بجے حضور انور نے معززین شہر کے ساتھ کھانا تناول فرمایا۔ آنے والے مہمانوں میں کمشنر ڈوری ریجن، کمانڈر جنرل سول فورسز، عدالت کے جج، فوج کے اعلیٰ افسران کے علاوہ شہر کے مختلف طبقہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے اہم مہمان شامل تھے۔ ساڑھے نو بجے یہ تقریب اختتام کو پہنچی۔ (باقی اگلے شمارہ میں)

اعلانِ دُعا

مکرم شیخ طارق صاحب جاوید آف ہالینڈ کے چھوٹے بھائی مکرم وسیم احمد صاحب شیخ اور والدہ محترمہ بیمار ہیں اُن کی کامل شفایابی کاروبار میں برکت کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (مظفر احمد ظفر قادیان)

زبان کی حفاظت ہر احمدی کیلئے ضروری

مقصود احمد بھٹی مبلغ انچارج حیدر آباد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب سے خلافت پر متمکن ہوئے ہیں جماعتی تربیت کے بارہ میں لگا تار نصائح کرتے چلے جارہے ہیں۔ آپ کا کوئی خطبہ جمعہ یا کوئی بھی خطاب ایسا نہیں جس میں اخلاقی کمزوریوں کو دور کرنے کے بارہ میں ذکر نہ ہو۔ کیونکہ مادی دور کے بدلتے ہوئے حالات کی وجہ سے انسان اس قدر بے حس ہو چکا ہے کہ صرف ہائی بائی ہی تکیہ کلام بن چکا ہے۔ آداب گفتگو آداب مجالس، چھوٹے بڑوں کی عزت اور حسن سلوک جیسے آداب بالکل مفقود ہوتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں ان سب باتوں کو ایک طرف رکھتے ہوئے میں اپنے قارئین کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نصیحت فرمائی تھی کہ اپنی زبان کی حفاظت کرو جب ہم اس نصیحت پر نظر ڈالتے ہیں تو آج کل ایسا محسوس ہوتا ہے کہ گھریلو امن وسکون کا فقدان معاشرے میں بدامنی اور بے چینی کا ماحول ملکوں کے آپسی تال میل نہ ہونے کی وجوہات بھی زبان کا صحیح استعمال نہ ہونے کی ہی وجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کا نفوذ اس تیزی سے ہوتا چلا جارہا ہے کہ آج اگر دنیا میں احمدی بھی باقی دنیا کی طرح اپنے اخلاق کو درست نہیں رکھے گا تو پھر جماعتی ترقی میں بھی رکاوٹ پیدا ہوگی اور باہمی اخوت اور اتحاد جو جماعت احمدیہ کے ذریعہ قائم ہونا ہے اس میں مشکلات آئیں گی۔ اس لئے جماعتوں کی باہمی اخوت ومحبت اور اتفاق اور اتحاد کیلئے زبان کی حفاظت کرنا بہت ضروری ہے کیونکہ ترش کلامی اور بدزبانی کی وجہ سے باہمی ناراضگیاں اختلافات جھگڑے اور فساد پیدا ہو جاتے ہیں۔ انسان کے دوسروں کے ساتھ جو بھی معاملات ہوتے ہیں وہ زبان سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس لئے انسان جس قدر زبان کے لحاظ سے صاف سیدھا اور بہتر ہوگا اُسی قدر دوسروں کے ساتھ اُس کے معاملات صاف سیدھے او بہتر ہوں گے۔ جس قدر تلخ ترش اور خراب زبان کا استعمال ہوگا۔ اُسی قدر سامنے سے جواب بھی دیا جائے گا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں قول سدید کہنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ فرمایا "یایھا الذین امنوا اتقوا اللہ و قولوا قولاً سدیداً یصلح لکم اعمالکم ویغفرلکم ذنوبکم ومن یطع اللہ ورسولہ فقد فاز فوزاً عظیماً۔

(سورۃ الاحزاب آیت ۷۱،۷۲)

ترجمہ: "اے ایماندارو! اللہ سے ڈرو اور سیدھی اور سچی بات کہو۔ وہ تمہارے اعمال کو سنوار دے گا۔ اور تمہارے گناہوں کو بخش دے گا اور جو شخص اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کرتا ہے وہ عظیم کامیابی پر فائز ہوگا"۔

اس آیت کریمہ میں خداترسی کے ساتھ مومنوں کو قول سدید کہنے کی ہدایت فرما کر اس امر کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ قول سدید کہنا تقوے کی اہم علامات میں سے ایک علامت ہے اس کے بغیر تقویٰ حاصل نہیں ہوسکتا۔ قول سدید کہنے کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ انسان کے اعمال کو سنوار دیتا ہے۔ گناہوں کو بخش دینے کا وعدہ کرتا ہے۔ اس آیت سے پتہ چلتا ہے کہ قول سدید کا طریقہ اگر اختیار نہ کیا جائے تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے اعمال میں بھی بگاڑ پیدا کر دیتا ہے۔ اُن کے کاموں سے برکت اُڑ جاتی ہے دینی و دنیاوی کامیابیاں نصیب نہیں ہوتیں۔ کیونکہ آیت کے آخر میں صرف قول سدید کہنے والوں کو خوشخبری دی گئی ہے۔ کہ تمہیں فوز عظیم ملے گا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے کئی دیگر مقامات پر قول معروف اور قول حسن کہنے کی تاکید فرمائی ہے۔ یعنی مومنوں کو ایسی بات کہنی اور کرنی چاہئے جو موقعہ اور محل کے مطابق ہو جو ہر لحاظ سے بہتر اور بھلائی والی ہو۔ اور اس میں کسی قسم کی تلخی، ترشی، اور برائی نہ ہو جس سے کسی قسم کی باہمی ناراضگی اختلاف اور فساد پیدا ہونے کا خدشہ نہ ہو۔ اس لئے رسول مقبول ﷺ نے مومن اور حقیقی مسلمان کی ایک علامت یہ بھی قرار دی کہ لوگ اُس کی زبان کی تکلیف سے محفوظ رہیں۔ فرمایا۔

المسلم من سلم المسلمون من یدہ ولسانہ (بخاری)

یعنی حقیقی مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے مسلمان محفوظ رہیں'

ایک اور شخص نے آپ سے پوچھا یا رسول اللہ مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے جو مجھے جنت سے قریب کردے۔ آپؐ نے اپنی زبان پکڑ کر فرمایا۔ زبان کی حفاظت کرو۔ زبان کی حفاظت کرو۔ معلوم ہوتا ہے آپ کو اس شخص کے بارہ میں علم ہو چکا تھا کہ یہ شخص اپنی زبان کو بیجا اور بے احتیاطی سے استعمال کرتا ہے۔ اس لئے آپؐ نے اُس صحابی کو زبان کی حفاظت کی خصوصی ہدایت فرمائی۔ ایک حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

من کان یؤمن باللہ والیوم الاخر فلیقل خیراً اولیصمت (بخاری)

"جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہئے کہ وہ خیر کی بات کہے یا پھر خاموش رہے

بعض دوستوں کو بولنے کی اتنی عادت ہوتی ہے کہ بے محل بے موقعہ بولتے ہیں۔ اور وہ تاثر دینا چاہتے ہیں کہ میں جتنا بولوں گا اتنا عقل مند اور چالاک سمجھا جاؤں گا۔ جبکہ ایسا ہرگز نہیں ہوتا بلکہ کبھی نہ کبھی منہ سے ایسی بات نکل جاتی ہے کہ پھر اُس کی وجہ سے یا تو دوسرے کے جذبات کو ٹھیس پہنچتی ہے یا پھر فتنہ فساد برپا ہو جاتا ہے عقل مندی اسی میں ہے کہ انسان پہلے تو لے پھر بولے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا واضح ارشاد بھی ہمیں بتاتا ہے۔ السکوۃ سلامۃ یعنی خاموشی میں ہی سلامتی ہے۔ یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ جن کو بلاوجہ بولنے کی عادت ہوتی ہے پھر وہ اتنا بولنے کے عادی ہو جاتے ہیں کہ بعض دفعہ صحیح اور غلط کی تمیز نہیں رہتی۔ اور پھر ایسے اشخاص نظام جماعت کے لئے ابتلاء کا باعث بن جاتے ہیں۔ اس لئے ہر احمدی کو چاہئے کہ وہ زبان کی حفاظت کرے۔ کیونکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ۔

"زبان کی حفاظت کرنے والا مومن ضرور جنت میں داخل ہوگا"۔

نرم اور میٹھی زبان کا اثر جس قدر دوسروں پر ہوتا ہے اتنا ترش زبان والے کا اثر نہیں ہوتا۔ زبان سے نکلنے والی بُری باتوں کا نتیجہ بھی برا ہی ہوتا ہے اور اچھی باتوں کا اچھا نتیجہ ہوتا ہے تین چیزیں ہیں جس سے انسان دوسرے کو دُکھ اور تکلیف دے سکتا ہے۔ ۱۔ ہاتھ ۔۲۔ زبان ۔۳۔ فرج۔ ان تین چیزوں کی حفاظت نہ ہونے کی وجہ سے معاشرے میں فتنہ فساد پیدا ہوتا ہے اس لئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مومن وہی ہے جس کے ہاتھ اور زبان کی تکلیف سے دوسرے محفوظ رہیں۔ آج اگر مسلمان اس تعلیم پر عمل پیرا ہوں تو کہیں بھی جھگڑے اور فساد پیدا نہ ہوں بلکہ ہر طرف امن اور آمان کی فضاء قائم ہو جائے۔

زبان کی تکلیف کی شدت کے بارے میں ضرب المثل مشہور ہے کہ "تلوار کے زخم تو مندمل ہو سکتے ہیں مگر زبان کے زخم مندمل نہیں ہوسکتے" اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہمیں اپنی زبانوں کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ۞

شہر میسور اور بنگلور میں
مجلس تحفظ ختم نبوت کے ملاؤں پر ذلت کی مار

محمد عظمت اللہ قریشی بنگلور

آپ کو یاد ہوگا کہ مورخہ 13 - 6 جنوری 2004 کے ہفت روزہ بدر میں خاکسار کا مضمون "شہر میسور کے مسلم سیاسی قائدین کے نام کھلا خط" شائع ہوا تھا جس میں اخبار سیاست بنگلور کی یہ خبر بھی تھی کہ تمام ملکوں سے تعلق رکھنے والے سات سو ملا اکٹھے ہوکر 5.12.03 کو رد قادیانیت کے عنوان پر ایک بڑا جلسہ کریں گے۔

(۱)

اس کے دو ہی دن بعد اخبار سیاست ہی میں کسی غلام غوث صاحب کا ایک لمبا چوڑا مضمون بعنوان "مسائل کے حل کیلئے غور و فکر ضروری" شائع ہوا اس مضمون کے آخری پیراگراف میں جناب غلام غوث صاحب نے لکھا پچھلی جمعرات شہر میسور میں رد قادیانیت کے نام سے ایک زبردست اتحاد کا مظاہرہ ہوا مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ صرف دو ہی دن بعد اتوار کے دن سعودی عرب کے فارغ التحصیل کسی شخص نے ایک بہت بڑے جلسے میں دوسرے ملکوں کے خلاف ایسا زہر اگلا کہ خدا کی پناہ اتحاد کے ماحول کے درمیان یہ ایسا زہر تھا جس نے قوم کے ہمدردوں کو رنجیدہ کر دیا [illegible] رہا ہو تو آپس میں جھگڑنا بے وقوفی اور خودکشی نہیں تو اور کیا ہے سمجھ میں نہیں آتا کہ کیوں ایسے لوگوں کو اسٹیج پر لاکر زہر اگلنے کا موقعہ دیا جاتا ہے کیوں نہ ہم سب اس بات کا عہد کریں کہ ہم دوسرے مسلکوں کے خلاف بات نہیں کریں گے"

(اخبار سیاست از غلام غوث کورامنگلا، فون 5536987)

اس کو کہتے ہیں کھودا پہاڑ نکلا چوہا ان بدبخت ملاؤں کی قسمت میں ازل سے ہی ناکامی و نامرادی لکھی جاچکی ہے نہ صرف ناکامی و نامرادی بلکہ ذلت و رسوائی بھی اور جب مامور من اللہ کے مقابلہ میں کھڑے ہونے کی کوشش کرتے ہیں تو اور زیادہ ذلیل و رسواء ہو جاتے ہیں۔ حیاء و شرم نام کو بھی ان بدبختوں میں نہیں ہے۔ آگے دیکھئے۔

(۲)

امام کے ہاتھوں معشوقہ کا قتل::

میسور۔۳۱ جنوری (ڈاکٹر عبدالرحمٰن) شہر میسور کی ایک مسجد کے امام نے مسجد سے قریب رہنے والی شادی شدہ عورت کے ساتھ ناجائز تعلقات قائم کر لئے تھے۔ اس عورت کا شوہر کارخانہ میں ملازم تھا اور زیادہ تر رات کی شفٹ پر رہتا تھا مولوی سید یونس نامی امام کو پولیس نے قتل کے الزام میں گرفتار کرلیا ہے مولانا نے پولیس کے آگے اقبال جرم کیا ہے کہ اس مولوی کے اس عورت کے ساتھ تعلقات تھے جس کا علم [illegible] پر کسی نے دستک دی تو وہ گھبرا گئے اور وہاں سے بھاگنا چاہا اس عورت نے انہیں بری طرح دبوچ لیا تو انہوں نے سمجھا کہ شاید وہ انہیں شوہر کے آگے بدنام کرنا چاہتی ہے اس لئے اپنی جان بچا کر بھاگنے کیلئے انہوں

نے اس عورت کو چھرا گھونپ کر قتل کر دیا اور فرار ہو گئے تھے۔ (روزنامہ سالار مورخہ 1.2.04)

(۳)

دیوبندی اسلام کے شگوفے::

ہمارے دیوبندی اسلام میں سود خوری کا کاروبار جائز ہے حرام خوری جائز ہے ہمارے دیوبندی اسلام میں زنا کاری اغلام بازی جائز ہے ہمارے دیوبندی اسلام میں غنڈا گردی ہی نہیں دہشت گردی کی بھی کھلی اجازت بلکہ سرپرستی کی جاتی ہے ہمارے اسلام میں مساجد کے اماموں کا غنڈوں اور بدمعاشوں کو پالنا جائز ہے۔ ہمارے اسلام میں جھوٹ دھوکہ بازی جعل سازی جائز ہے ہمارے دیوبندی احراری اسلام میں غیر مسلموں کو مراد سیاسی راہنماؤں کو نبی بالقوۃ، رسول اسلام، ائمہ کا امام کہنا جائز ہے ہمارے دیوبندی اسلام میں ہمارے ائمہ رشید احمد گنگوہی کو مربی خلائق کہنا جائز ہے ہمارے دیوبندی اسلام میں لا الٰہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ پڑھنا جائز ہے۔ ہمارے دیوبندی اسلام میں اللھم صل علی سیدنا نبینا مولانا اشرف علی کا درود پڑھنا جائز ہے ہمارے اسلام میں مولوی اشرف علی صاحب اور حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کو رحمۃ للعالمین کہنا جائز ہے۔ ہمارے دیوبندی احراری اسلام میں اسلام اور مسلمان دشمن سیاسی پارٹیوں سے رشتے ناطے کرنا انکا ممبر بننا جائز ہے۔ ہمارے دیوبندی اسلام کی رو سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم بچوں پاگلوں جانوروں کی طرح یا اُن کے برابر ہے (حفظ الایمان) ہمارے دیوبندی اسلام میں دیوبند کے تعلق سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اردو بولنا آگیا۔ (براہین قاطعہ صفحہ ۳۰)

ہمارے دیوبندی اسلام کی رو سے حاجی امداد اللہ مہاجر کے گھر رسول اللہ صلعم باورچی بن کر آئے (تذکرۃ الرشید صفحہ ۴۶) ہمارے دیوبندی اسلام کی رو سے عورت کا بڑے داڑھی والے مرد کو اپنا دودھ پلانا جائز ہے (النہج المقبول من شرائع الرسول 54) ہمارے دیوبندی اسلام کی رو سے انگریز کا وفادار رہنا جائز ہے (فتاوی رشیدیہ) چونکہ قادیانی (احمدی) ہمارے اس دیوبندی اسلام کے سخت اور اشد ترین مخالف ہیں اسلئے قادیانی (احمدی) اسلام کے غدار ہیں کافر ہیں واجب القتل ہیں دائرہ اسلام سے خارج ہیں اسلئے مسلمان ان اسلام دشمن ملک دشمن قادیانیوں (احمدیوں) کا ہر جگہ پیچھا کر کے بائیکاٹ کریں اس فتنہ کا سد باب کریں۔

(۴)

فرقہ وارانہ منافرت

حیدرآباد میں بریلوی فرقہ کے لوگوں نے دیوبندیوں کے خلاف ایک پمفلٹ شائع کیا ہوا ہے جس کا عنوان ہے ''اسلام اور فتنہ دیوبندیت کا تقابلی مطالعہ'' ایک طرف لکھا ہے ''اسلامی عقائد'' دوسری طرف لکھا ہے ''دیوبندی کفار زندیق مرتدین کے کفریہ عقائد'' دیوبندی نے اس پمفلٹ میں شائع اپنے حصہ کو ہضم وغصب کر کے اپنی طرف سے بنائے عقائد کو جماعت احمدیہ کے عقائد قرار دیکر شائع کیا ہے اور پھر بعین دوران جلسہ جلسہ گاہ کے دروازے پر یہ لوگ ماروتی وینوں میں بیٹھ کر اپنے گناہوں سے سیاہ ہینڈ بل تقسیم کرنے لگے۔ جماعت کے کچھ دوستوں نے کہا کہ جناب جلسہ گاہ میں چل کر اپنے پمفلٹ تقسیم کیجئے ہم سب شوق سے اس کو پڑھیں گے مگر یہ لوگ رکے بغیر جلد نکل گئے۔

قارئین کرام اس سے بڑھ کر بے ایمانی اور حق دشمنی اور کیا ہو سکتی ہے کہ دیوبندی اپنے بدکار عقائد کو جماعت احمدیہ کی طرف منتقل و منسوب کر کے عوام الناس کو جماعت احمدیہ کے خلاف ورغلا کر اور روپیہ اینٹھ کر دعوتیں اڑاتے موج مستی کرتے رہتے ہیں۔ بس اتنا سمجھ لیجئے کہ اس ٹولے کے دل سے خدا کا خوف اٹھ گیا ہے۔

(۵)

مرزاڑے یا چمارواڑے

ایک صاحب ہیں جمیعت العلماء کرناٹک کے جنرل سیکرٹری ظفر الاسلام ظفر انہوں نے اپنے نام کے ساتھ اپنی ڈگری ایم فل لکھنا چھوڑ دیا ہے یہ ایم فل ہیں یا ایم فول (ماسٹر آف فول) تاجر جوتیاں ہیں انہوں نے جماعت احمدیہ کی مساجد کو مرزاڑے لکھے ہیں۔ چونکہ جناب کا کاروبار چمار کا ہے کیا یہ اپنی عبادتیں چمارواڑے میں ادا کرتے ہیں؟ کیا ہمارا ان کی عبادت گاہوں کو چمارواڑے قرار دینا جائز نہیں؟

(۶)

ظفر الاسلام خود موازنہ کریں

ظفر الاسلام ظفر جنرل سیکرٹری مجلس تحفظ ختم نبوت وجمیعت العلماء کرناٹک لکھتے ہیں:۔ 1974 کو مکہ مکرمہ میں رابطہ عالم اسلامی کے زیر اہتمام منعقدہ 104 ممالک کے 140 اداروں کے علماء کرام اور دانشوران نے متفقہ طور پر قادیانیوں کو کافر مرتد زندیق اور خارج از اسلام قرار دیتے ہوئے ان کے بائیکاٹ کا حکم نافذ کیا ہے۔

(روزنامہ سالار بنگلور 18.4.04)

جناب ظفر الاسلام صاحب 1974 میں مسلم جماعت احمدیہ عالمگیر کے افراد کی تعداد صرف ایک کروڑ کی تھی اور آج 2004 میں 20 کروڑ نفوس پر مشتمل ہے اور بقول آپ کے 140 اداروں نے مسلم جماعت احمدیہ عالمگیر کو خارج از اسلام قرار دیا اور آج وہی جماعت 180 ممالک میں پھیل کر مضبوط بنیادوں پر قائم ہو گئی ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و احسان سے جو عزت و احترام مسلم جماعت احمدیہ عالمگیر کو دیا ہے آپ لوگ اُس کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ اب رہا کون مسلمان ہے اور کون کافر ہے اس بات کے فیصلے کا حق تو صرف خدا اور اُس کے برگزیدہ رسول محمد ﷺ کو ہی حاصل ہے۔ آنحضرت ﷺ نے ایک پیشگوئی فرمائی کہ میری اُمت کے ۷۳ فرقے ہو جائیں گے کلھم فی النار الا واحدۃ۔ یعنی ۷۲ کے ۷۲ ناری ہوں گے اور ۷۳ ویں جماعت ناجی اور جنتی ہوگی۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فتویٰ ہے میرا نہیں ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا میری اُمت کے 73 فرقے ہوں گے ۷۲ کو ناری کہہ رہے ہیں الا واحدۃ صرف ایک جماعت ہوگی جو کہ ناری نہیں ہوگی چنانچہ اس حدیث کے اوپر پہلا دستور یہ تھا کہ تمام فرقے یہ کہا کرتے تھے کہ ہم وہ ایک ہیں اور باقی ۷۲ ہیں۔ یہ عجیب الٹی گنتی ہے کہ ۱۹۷۴ء میں یہ فیصلہ ہوا کہ ۷۲ ہم ہیں ناجی اور ایک یہ ہیں ناری۔ جب ۷۲ ایک ایک طرف ہو گئے ہم ایک طرف ہو گئے فتویٰ کس کا چلے گا، فتویٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کا چلے گا۔ کسی اسمبلی کا نہیں چلے گا۔

جب ۷۲ اور ایک کی بحث چلے گی ۷۲ ناری ہوں گے اور ایک ناری نہیں ہوگا اس لئے یہ تو آپ کہہ سکتے ہیں کہ ہم ایک ہیں اور تم ۷۲ ہیں ہو لیکن حدیث کے مضمون کو الٹانے کا آپ کو کوئی حق نہیں سوائے اس کے کہ حدیث کے خلاف بغاوت کی جائے۔

(۷)

ایک دانت والا پرندہ

ایک دانت والا پرندہ ہے جو اکثر درختوں پر اُلٹا لٹکا رہتا ہے وہ پرندہ جس منہ سے کھاتا ہے اُسی منہ سے پاخانہ بھی کرتا ہے یہاں اُسے گدل کہتے ہیں۔

نام نہاد محافظانِ ختم نبوت بھی گدل ہیں جس منہ سے کھاتے ہیں اُسی منہ سے پاخانہ کرتے ہیں باہر بھولے بھالے مسلمانوں میں ختم نبوت کا ڈھول بجا کر مسلم جماعت احمدیہ عالمگیر کو بدنام کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اندر سے ختم نبوت کی مہر والا دروازہ توڑ کر مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کو رسول بنا کر ان کا کلمہ پڑھتے ان کا درود پڑھتے ہیں۔ پھر قرآن مجید کی تیس آیتوں کا انکار کر کے جن میں قطعی طور پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا ذکر ہے اور خود وفات پانا ہمارے پیارے نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ یہ دیوبندی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دو ہزار سال سے زندہ رکھ کر خلاف قرآن و سنت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امت میں لے آتے ہیں۔ اور ختم نبوت کی مہر کو توڑتے ہیں اور قوم نصاریٰ کو تقویت پہنچاتے ہیں۔ ان کے سر بظاہر کعبہ کی طرف جھکتے ہیں مگر دل امریکہ کو سجدہ کرتے ہیں۔ پس ایسے ہی مسلمان نما یہودیوں کو آنحضرت ﷺ نے سؤر اور بندر قرار دیا ہے پس سب سے بڑے اسلام کے اندرونی دشمن غدار شاتم رسولؐ دیوبندی محافظان ختم نبوت ہیں۔ پس جتنے الزامات انہوں نے پمفلٹ اور اخباروں میں چھاپ کر جماعت احمدیہ پر لگائے ہیں ان میں کوئی سچائی نہیں ہے اور نہ یہ قیامت تک ثابت کر سکتے ہیں سب کے سب جھوٹ کا پلندہ اور من گھڑت ہیں۔

☆☆☆

معلومات عامہ

....مکڑی....

مکڑی کی دنیا میں پچاس ہزار سے زیادہ اقسام ہیں۔ چھوٹی سے چھوٹی مکڑی چیونٹی کے برابر ہوتی ہے اور اتنی چالاک کہ چیونٹیوں کی بھیڑ میں ان کے ساتھ ہی مل جاتی ہے اور ان کو خبر بھی نہیں ہوتی کہ ان کے درمیان کوئی دشمن بھی موجود ہے۔ بس چپکے سے ان میں سے اپنا شکار پکڑتی رہتی ہے بڑی سے بڑی مکڑی کو ٹرنٹولا کہا جاتا ہے یہ اتنی بڑی ہوتی ہے کہ چھپکلی چوہے اور پرندے تک کا شکار کرتی ہے اور اتنی زہریلی ہوتی ہے کہ اس کے کاٹنے سے بڑے بڑے جانور اور انسان تک ہلاک ہو جاتے ہیں۔ اگر ہلاک نہ بھی ہوں تو بچھو سے بڑھ کر اذیت ناک درد ہوتا ہے۔

مکڑی کے شکار کرنے کے طریقے بھی ان گنت ہیں۔ روزانہ ہم گھروں میں اس کو جالا بنتے دیکھتے ہیں یا کھمبوں وغیرہ پر چھپتی نظر آتی ہے۔ جالا بننے والا تار اسی موٹائی کے فولاد کے تار سے بھی زیادہ مضبوط ہوتا ہے۔ اور مختلف مکڑیاں مختلف قسم کے ڈیزائن کا جالا بنتی ہیں۔ اس جالے میں دو قسم کے تار استعمال کئے جاتے ہیں ایک خشک اور دوسرا چپکنے والا۔ جن تاروں پر مکڑی چلتی اور بھاگتی ہے وہ خشک ہوتے ہیں اور شکار کو جکڑنے والے تار چپکنے والے ہوتے ہیں۔ جو مکڑی اچھل کر شکار پکڑتی ہے وہ آٹھ انچ کے فاصلے سے عین شکار کے اوپر جست لگا سکتی ہے۔

ایک اور قسم کی مکڑی جسے Trap door کا نام دیا گیا ہے سطح زمین پر ایک لمبے سے غبارے کی طرح کا جالا بناتی ہے جو دونوں طرف سے بند ہوتا ہے اور مکڑی اس کے اندر رہتی ہے اس جالے کو گرد وغبار اور گھاس وغیرہ سے چھپا دیا جاتا ہے۔ جونہی کوئی کیڑا مکوڑا اس سے ٹکراتا ہے فوراً جالے میں سے دو تیز لمبے دانت نمودار ہوتے ہیں اور اسے دبوچ لیتے ہیں وہاں جالے میں ایک درزسی پڑ جاتی ہے جس میں سے شکار کو اندر کھینچ لیا جاتا ہے اور پھر فوراً ہی اس درز کو سی دیا جاتا ہے جس طرح مکڑی ایک تار کے ذریعے اوپر سے نیچے لٹک سکتی اور پھر واپس جا سکتی ہے اسی طرح بعض مکڑیاں ایک غبارہ سا بناتی ہیں جس میں ہوا بھر جاتی ہے اور وہ غبارہ ہوا میں اڑنے لگتا ہے جبکہ مکڑی بڑے مزے سے اس کے اوپر سوار ہوتی ہے اس کو Ballooning Soider کہا جاتا ہے ایسے غبارے سطح سمندر پر 200 میل اندر تک اور اوپر فضا میں دو ہزار فٹ کی بلندی تک دیکھے گئے ہیں۔

جلسہ ہائے یوم مصلح موعودؓ و مسیح موعودؑ

بھارت کی متعدد جماعتوں نے اپنے ہاں شاندار طریق پر جلسہ ہائے یوم مصلح موعودؓ و جلسہ ہائے یوم مسیح موعودؑ منعقد کئے اور انکی خوشکن تفصیلی رپورٹیں بغرض اشاعت ارسال کی ہیں۔ تنگیٔ صفحات کے پیش نظر ان کا شائع کرنا ممکن نہیں ہے صرف ان جماعتوں کے نام بغرض دعا شائع کئے جارہے ہیں۔ سب حصہ لینے والوں اور شریک ہونے والوں کو اللہ تعالیٰ اپنے افضال و برکات سے نوازے۔

جلسہ یوم مصلح موعودؓ: جماعت احمدیہ بنگلور (کرناٹک) جڑچرلہ، حیدرآباد (آندھرا) امروہہ سیتاپور۔ (یوپی)

جلسہ یوم مسیح موعودؑ:

جماعت احمدیہ جموں، نونہ مگی۔ شورت۔ بھدرواہ۔ جماعت احمدیہ و خدام الاحمدیہ اندورہ ناصرآباد چارکوٹ (کشمیر) جماعت احمدیہ لجنہ و ناصرات دہلی۔ جماعت احمدیہ و لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ حیدرآباد۔ محی الدین پور جڑچرلہ۔ آڈاملی ویسٹ گوداوری۔ وڈمان چنداپور۔ کاماریڈی۔ چنتہ کنٹہ۔ میڈیکری (آندھرا) لجنہ و ناصرات الاحمدیہ قادیان بنگلور۔ تیماپور۔ ساگر۔ سورب شموگہ۔ (کرناٹک) خانپور ملکی۔ جمشید پور۔ پٹنہ۔ مونگھیر۔ مینکوئی (بہار) بھونیشور۔ پنکال۔ سورو۔ کرڈاپلی۔ کیندراپاڑا۔ کٹک (اڑیسہ) کانپور۔ تاجنگر۔ بنارس امروہہ۔ سیتاپور، ننگلہ گھنو (یوپی) کرولائی کوڈیتھور الانلور۔ پنگاڈی۔ کالیکٹ۔ میلاپالم (کیرلہ) عثمان آباد ممبئی (مہاراشٹر) کلکتہ۔ کیبرہ۔ موہن پور۔ بسنت پور۔ ڈائمنڈ ہاربر۔ نرار بیٹا۔ کیبرہ (بنگال) برونی

بھونیشور میں تربیتی جلسہ

مورخہ ۱۲-۳-۰۴ کو محترم مولانا عنایت اللہ صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد اور محترم مولانا محمد حمید کوثر صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن بھونیشور میں تشریف لائے۔ ان کی آمد پر بعد نماز مغرب و عشاء ایک تربیتی جلسہ زیر صدارت محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ بھونیشور منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک و نظم کے بعد محترم مولانا عنایت اللہ صاحب نے عقائد جماعت احمدیہ پر روشنی ڈالی۔ اُڑیہ نظم کے بعد محترم مولانا محمد حمید کوثر صاحب نے قرآن مجید کی تلاوت و صحیح تلفظ کی طرف توجہ دلائی۔ بعدۂ محترم امیر صاحب نے مہمانان کرام کا شکریہ ادا کیا۔ اس موقعہ پر کئی غیر احمدی ہندو دوست نیز نومبائعین بھی شامل تھے۔ اسی طرح مورخہ ۱۵-۳-۰۴ بروز سوموار کو حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ہماری جماعت میں تشریف لائے۔ محترم میاں صاحب ٹھیک ۶ بجے شام مسجد میں داخل ہوئے تمام احمدی دوستوں نے آپ کا پُر جوش استقبال کیا۔ اور آپ سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ آپ نے مغرب و عشاء کی نماز پڑھائی۔ اس کے بعد ایک تربیتی جلسہ ہوا جس کی صدارت محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ بھونیشور نے کی تلاوت قرآن پاک اور نظم کے بعد حضرت میاں صاحب نے تربیتی امور پر مرد و زن سے خطاب فرمایا دُعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔ بعدۂ صاحبزادہ صاحب واپس کٹک تشریف لے گئے۔ (سید فضل باری مبلغ سلسلہ)

درخواست دُعا

اسیرانِ راہ مولیٰ جو ایک عرصہ سے پاکستان کی جیلوں میں اور کال کوٹھریوں میں اپنی زندگی کے دن گزار رہے ہیں۔ ان سب کی باعزت رہائی کیلئے اور جملہ پریشانیوں کے ازالہ کیلئے احباب جماعت سے دُعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر آن ان کا حافظ و ناصر ہو۔ (ادارہ)

Manufacturers of :
All Kinds of Gold and
Silver Ornaments

الیس اللہ بکاف عبدہ

نونیت جیولرز
NAVNEET
JEWELLERS

احمدیہ بھائیوں کیلئے خاص تحفہ یہاں
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں بھی دستیاب ہیں

Main Bazar Qadian (Pb.) Ph. (s) 220489 (R) 220233

شریف جیولرز

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
فون دوکان 0092-4524-212515
رہائش 0092-4524-212300

حیدرآباد کی ڈائری

تربیتی اجلاسات: مورخہ ۷/مارچ کو بعد نماز فجر مسجد احمدیہ فلک نما میں تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا۔ اس میں تلاوت قرآن مجید اور نظم کے علاوہ دو خدام نے تربیتی تقاریر کیں جبکہ خاکسار نے تربیتی امور و دیگر پر مسائل کا ذکر کیا۔ اور دینی سوالات کے جواب دیئے۔ اسی روز بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ سعید آباد میں محترم عارف احمد صاحب قریشی امیر جماعت احمدیہ کی صدارت میں تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت نظم کے بعد مختلف تربیتی امور پر تقاریر ہوئیں اور محفل سوال و جواب ہوئی جس میں خاکسار نے مختلف احباب کے دینی سوالات کے جواب دیئے۔

☆ - مورخہ ۱۴-۳-۰۴ کو حسب معمول مسجد احمدیہ فلک نما میں بعد نماز فجر تربیتی کلاس منعقد کی گئی جس میں دو خداموں نے تربیتی امور پر تقاریر کیں۔ اور محفل سوال و جواب بھی ہوئی۔ بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ سعید آباد میں تربیتی کلاس کا انعقاد ہوا۔ جس میں مختلف دینی و تربیتی امور پر روشنی ڈالی گئی۔

☆ - مورخہ ۲۱-۳-۰۴ کو مسجد احمدیہ سعید آباد اور مسجد احمدیہ فلک نما میں تربیتی کلاسز حسب معمولی منعقد ہوئیں۔

☆ - مورخہ ۲۸-۳-۰۴ بعد نماز فجر مسجد احمدیہ فلک نما میں تربیتی کلاس منعقد ہوئی۔ حسب معمول تربیتی مسائل پر احباب جماعت کو آگاہ کیا گیا۔

تبلیغی مساعی: مارچ میں شہر کے مشہور مقام ABIDS میں ۳ تبلیغی بک سٹال لگائے گئے۔ ہزاروں کی تعداد میں افراد تک پیغام حق پہنچایا گیا۔ مجلس خدام الاحمدیہ کے تحت ۱۲۰ افراد کو بذریعہ پوسٹ لٹریچر روانہ کیا گیا۔ اسی طرح مخالفین و معاندین احمدیت کی مخالفت کے پیش نظر اخبارات کے ذریعہ لٹریچر گھروں میں روانہ کیا گیا۔ ۱۲۰۰ اخبارات میں لٹریچر ڈال کر روانہ کئے گئے۔ علاوہ ازیں کئی افراد کو انفرادی تبلیغی خطوط روانہ کئے گئے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے اعتراضات کے جواب تحریر کرکے روانہ کئے گئے۔

☆ - حیدرآباد کے مشہور مہاتما گاندھی بس سٹینڈ کے بک سٹال پر تلگو قرآن مجید رکھے گئے تھے۔ دوران ماہ دس قرآن مجید فروخت ہوئے۔

خدمت خلق: اللہ تعالیٰ کے فضل سے احباب جماعت خدمت خلق میں ہمیشہ مصروف رہتے ہیں۔ دوران ماہ خدام الاحمدیہ کے تحت ۳ خدام کو ملازمت دلائی گئی۔ اور کئی افراد کو ضرورت کے وقت مدد کی گئی۔ اور بہت سے افراد کو مختلف مفید مشورے بھی دیئے گئے۔ خدمت خلق کے کاموں میں خدام بوقت ضرورت بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔

(مقصود احمد بھٹی مبلغ سلسلہ احمدیہ حیدرآباد)

گرمی کے دو ماہ کاماریڈی (آندھرا) میں جماعت احمدیہ کی طرف سے پانی کی فراہمی کا انتظام

الحمدللہ گذشتہ سال کی طرح اس سال بھی چنداپور و کاماریڈی آندھرا کی طرف سے شاہ راہ نمبر ۷ پر جدید بس اسٹینڈ کے روبرو دو ماہ کیلئے آبدار خانہ لگوانے کی توفیق ملی۔ طئے شدہ پروگرام کے مطابق مورخہ ۱۶/اپریل ۲۰۰۴ء بروز جمعہ صبح سے ہی مکرم محمد شفیع احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کی زیر قیادت آبدار خانہ کی تیاری کی گئی۔ اور نماز جمعہ سے پہلے پہلے جگہ کی صفائی کی۔ کمرہ نما خیمہ بنایا گیا۔ اور پانی کیلئے ہاؤزوں اور گھڑوں کا انتظام بھی کرلیا گیا۔ اور آبدار خانہ کے نام سے لکھائے گئے۔ بینرز تینوں طرف لگائے گئے۔

نماز جمعہ کے دوران اعلان کروایا گیا کہ شام ۵/ بجے اجتماعی دُعا کے بعد آبدار خانہ شروع ہوگا۔ افتتاحی کارروائی سے پہلے ہی ہاؤزوں اور گھڑوں میں پانی بھرلیا گیا۔ جبکہ سخت گرمی اور پانی کی قلت کی وجہ سے میونسپل والوں نے آبدار خانوں کو پانی مہیا کرنے سے معذرت کردی تھی۔ باوجود ایسے حالات کے پرائیویٹ ٹینکروں کے ذریعہ پانی خرید کر آبدار خانہ چلایا جارہا ہے۔ ٹھیک ۵ بجے شام اجتماعی دُعا کی گئی اور ساتھ ہی محترمہ مامنڈلہ لکشمی چیئر پرسن کے آمد پر آبدار خانہ کا افتتاح کروایا گیا۔ اس موقعہ سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے محترمہ موصوفہ کو جماعت کا تعارف کروایا گیا اور مکرم و محترم محمد معین الدین صاحب قائمقام صدر جماعت چنداپور و کاماریڈی کے ہاتھوں جماعتی لٹریچر کا تحفہ پیش کیا گیا۔ بعدۂ افراد جماعت اور مہمانِ خصوصی چیئرپرسن صاحبہ کی شیرینی سے تواضع کی گئی۔ آبدار خانہ کا یہ پروگرام دو ماہ کیلئے مرتب کیا گیا ہے۔ پچھلے سال بھی مورخہ ۱۳/اپریل ۲۰۰۳ء تا ۱۲/جون ۲۰۰۳ء تک یعنی دو ماہ مسلسل بہترین انداز میں چلایا گیا تھا۔ شاہ راہ پر گزرنے والوں کی نگاہ ضرور اِس آبدار خانہ پر لگائے گئے بینرز پر لگی رہتی ہے۔ آبدار خانہ کے افتتاح کی خبر کو دو مقامی مشہور اخبارات Vartha اور Andhara Jyothy نے تلگو میں شائع کیا ہے۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ خدام، انصار اور اطفال کو جو اِس کارخیر میں مالی حصہ لے رہے ہیں اُن سب کو اپنی برکتوں سے مالا مال کردے۔ اور ہماری جماعت کو بہترین رنگ میں اِس آبدار خانہ کو چلانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اِس کے ذریعہ مخلوق خدا کی خدمت کی توفیق بخشے۔ آمین

(سی کے ریاض الدین معلم و نائب سرکل انچارج کاماریڈی نظام آباد - آندھراپردیش)

پرتگال میں جلسہ یوم مسیح موعود

26 مارچ 2004 کو بعد نماز جمعہ ٹھیک چار بجے زیر صدارت مکرم سید عبداللہ ندیم صاحب مبلغ سلسلہ سپین احمد یہ مشن ہاؤس OEIRAs میں جلسہ یوم مسیح موعود جماعتی روایات کے ساتھ شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم ناصر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے عہد دہرایا مکرم حارث سلطان صاحب نومسلم نے درثمین میں سے نظم پیش کی بعدہ مکرم ناصر احمد صاحب نے بعنوان ''حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عبادت الٰہی مکرم نفیس احمد صاحب کاہلوں نائب صدر خدام الاحمدیہ پرتگال نے بعنوان '' موعود اقوامِ عالم'' مکرم الحاج خالد محمود صاحب سیکرٹری تعلیم وتربیت نے بعنوان '' ظہور امام مہدی'' مکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب صدر جماعت پرتگال نے بعنوان ''حضرت مسیح موعود ومہدی معہود علیہ السلام کی بعثت کی غرض پر تقریر کی۔

صدارتی خطاب:: مکرم سید عبداللہ ندیم صاحب مبلغ سلسلہ سپین نے اپنے صدارتی خطاب میں سیدنا حضرت مسیح موعود ومہدی موعود علیہ السلام کی آمد کے بارہ میں قرآن کریم حدیث نبوی وید بائبل، گرنتھ صاحب کے حواﷲ جات دیگر امام مہدی کی آمد کے بارہ میں تفصیل سے روشنی ڈالتے ہوئے مختلف مذاہب کے بزرگان کی پیشگوئیوں کا بھی ذکر کیا آخر پر موصوف نے احباب جماعت کو خلافت احمدیہ کے ساتھ وابستہ رہنے سے حاصل ہونے والی برکات کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور کو دعائیہ خطوط لکھتے رہنے کی تلقین کی دعا کے ساتھ جلسہ برخاست کیا۔

تمام احباب جماعت کیلئے لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے خاص کھانے کا انتظام کیا گیا۔ جلسہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے حاضری سو فیصدی رہی۔ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی میں غیر معمولی برکت عطاء فرمائے۔ آمین۔

تبلیغی وتربیتی کلاس برائے نومبائعین

۲۸ مارچ کو احمدیہ مشن OEIRAS میں زیر صدارت مکرم سید عبداللہ ندیم صاحب مبلغ سلسلہ سپین دُعا کے ساتھ نومبائعین کی تربیتی کلاس کا اجراء ہوا۔ امام مہدی کی آمد کے بارہ میں قرآن وحدیث اور مختلف مذاہب کی کتب وبزرگان کی پیشگوئیوں کا ذکر کرتے ہوئے جماعت کے قیام کے بارہ میں نومبائعین کو آگاہ کرتے ہوئے جماعت کی ترقیات پر تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالی اور نومبائعین کو نظام جماعت وخلافت احمدیہ کے ساتھ وابستہ رہنے کی تلقین کی۔ تمام پروگرام پرتگیزی زبان میں جاری رہا مہمانوں نے نہایت خوشی کا اظہار کیا۔

آخر پر دُعا کے ساتھ پروگرام اختتام پذیر ہوا لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا کلاس میں نومبائعین کے علاوہ لوکل احباب جماعت بھی شامل ہوئے۔ جن کا تعلق گنی بساؤ سے ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی میں غیر معمولی برکت عطا فرمائے۔

(سید سہیل احمد شاہ سیکرٹری اشاعت پرتگال)

نماز جنازہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے ۱۸ فروری 04 کو مسجد فضل لندن کے احاطہ میں درج ذیل تفصیل سے نماز جنازہ پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر:: ۔مکرم میاں منصور احمد خان صاحب (آف ہیز)

مکرم میاں منصور احمد خان صاحب مورخہ 14 فروری کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

نماز جنازہ غائب:: ۔مکرمہ سیدہ رضیہ شیریں صاحبہ (اہلیہ بریگیڈیئر سید ضیاء الحسن صاحب) مکرمہ سیدہ رضیہ شیریں صاحبہ ۱۰ فروری ۰۴ کو راولپنڈی میں بوجہ ہارٹ اٹیک وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون آپ نہایت نیک، خلیق، دعا گو اور متقی خاتون تھیں۔ آپ نے پسماندگان میں ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

۲۔ مکرمہ امۃ البیٰ صاحبہ (اہلیہ مکرم ملک عطاء محمد صاحب) آپ مورخہ ۱۷ فروری ۰۴ کو بصیر پور ضلع اوکاڑہ میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ نہایت نیک اور سلسلہ کا درد رکھنے والی مخلص خاتون تھیں۔ آپ موصیہ تھیں اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔

مجلس علمی جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن ربوہ کے زیر اہتمام

دوسری سالانہ تقریب تقسیم انعامات علمی مقابلہ جات

مورخہ 22 اپریل 2004ء ساڑھے پانچ بجے سہ پہر مجلس علمی جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن ربوہ کے زیر اہتمام دوسری سالانہ تقریب تقسیم انعامات علمی مقابلہ جات 2003-2004ء منعقد ہوئی۔ جامعہ کے جملہ طلباء نے 14 انفرادی اور 7 اجتماعی علمی مقابلوں میں بھرپور حصہ لیا اور پوزیشنز حاصل کر کے انعامات کے حقدار ٹھہرے۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید ربوہ تھے۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد جامعہ کے 4 طلباء نے مختلف زبانوں میں تقاریر کیں۔ پہلے طالبعلم نے برکات الدعا کے موضوع پر عربی میں دوسرے طالبعلم نے حضرت مسیح موعود کے عشق رسولؐ کے موضوع پر اردو میں تیسرے طالبعلم نے سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم موضوع پر فارسی میں اور چوتھے طالبعلم نے اسلام امن کا مذہب کے موضوع پر انگریزی میں تقاریر کیں۔

مکرم مقبول احمد ظفر نگران مجلس علمی نے سالانہ رپورٹ پیش کی اور علمی مقابلہ جات کی تفصیلات سے آگاہ کیا۔ انہوں نے بتایا کہ مقابلہ جات کا آغاز ایک حمدیہ مجلس کے انعقاد سے ہوا۔ کل ۲۱ مقابلہ جات ہوئے جن میں 14 انفرادی اور 7 اجتماعی تھے۔ اجتماعی مقابلے تمام طلباء کے چھ احزاب (گروپس) کے مابین ہوئے۔ ان مقابلوں کے آخر پر ایک مجلس شعروسخن بھی برپا ہوئی جس میں اساتذہ اور طلباء نے اپنے اشعار سنائے یہ پروگرام نہایت دلچسپ تھا۔ اس تقریب میں ان علمی مقابلہ جات میں پوزیشنز حاصل کرنے والے طلباء اور گروپس کو مہمان خصوصی نے انعامات دئے اس کے ساتھ ہی آل ربوہ اور آل پاکستان علمی مقابلہ جات مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان میں پوزیشنز حاصل کرنے والے طلباء میں بھی انعامات تقسیم کئے گئے۔ سب سے زیادہ انعامات مکرم حافظ عبدالناصر صاحب نے حاصل کئے۔ اول محمود گروپ رہا جس کے نگران مکرم عطاء المومن زاہد صاحب اور سیکرٹری نے انعام اور شیلڈ وصول کی۔ مکرم مہمان خصوصی نے اختتامی خطاب میں ان مقابلہ جات کے انعقاد پر خوشنودی کا اظہار کیا اور اعزاز پانے والے طلباء کو مبارکباد دی۔ انہوں نے کہا جامعہ احمدیہ کے قیام کی غرض عالم باعمل پیدا کرنا ہے اور اس حوالے سے سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے اقتباسات پیش کئے دعا کے بعد یہ تقریب ختم ہوئی۔ جامعہ کی لائبریری میں مہمانان کیلئے ریفرشمنٹ کا انتظام کیا گیا تھا۔ (رپورٹ: ایف شمس)

۳۔ مکرم راجہ منیر احمد صاحب (ڈی ایس پی۔ اسلام آباد) مکرم راجہ منیر احمد صاحب کو برین ہیمبرج کی تکلیف ہوئی جس سے آپ جانبر نہ ہو سکے اور 15 فروری 04 کو اسلام آباد میں انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم نہایت مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ آپ نے پسماندگان میں چار بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑی ہے۔

۴۔ مکرم عامر جاوید صاحب :: مکرم عامر جاوید صاحب پھیپھڑوں میں انفیکشن کی وجہ سے مورخہ 23 جنوری 04 کو 32 سال کی عمر میں جرمنی میں وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے جرمنی میں شعبہ اشاعت اور کمپیوٹر ڈیپارٹمنٹ میں خدمت کی توفیق پائی۔

اللہ تعالیٰ جملہ مرحومین کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرمائے۔ درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں جگہ دے۔ نیز ان کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

J. K. JEWELLERS
KASHMIR JEWELLERS
Shivala Chowk Qadian (INDIA)
جے کے جیولرز
کشمیر جیولرز
Mfrs & Suppliers of :
GOLD & DIAMOND
JEWELLERY
Lucky Stones are Available hear
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں
خاص احمدی احباب کیلئے
الیس اللہ بکاف عبدہ
Ph. 01872-221672,(S) 220260 (R) Mobile: 9814758900 E-mail:
kashmirsons@yahoo.co.in

دعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی
اسد محمود بانی
کلکتہ
BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder :
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES ★ BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700072
SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

بقیہ صفحہ (1)

میں 70 سے زیادہ مرتبہ استغفار کرتا ہوں فرمایا استغفار عربی لفظ ہے اس کے معنے طلب مغفرت کے ہیں یعنی اے خدا جو گناہ ہم کر چکے ان کے بدنتائج سے بچا اور آئندہ گناہوں سے بچنے کی توفیق دے۔

حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مغفرت کے متعلق پر حکمت تشریح بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے نادم اور معافی مانگنے والے بندے پر جو رجوع کرتا ہے وہ ایک دو دفعہ پر محدود نہیں ہے انسان مستقل استغفار کرتا رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی ہمیشہ اس کی نیت دیکھ کر گناہوں کو بخشتا رہتا ہے یہ نہیں کہ جان بوجھ کر گناہ کرتے جاؤ بلکہ شرمندگی ہو گناہوں سے بچنے کی کوشش بھی ہو تو ہمیشہ اللہ تعالیٰ معاف کرتا رہتا ہے اور جب تک کوئی گناہ گار خدا کے حضور توبہ کرتا رہتا ہے اللہ کی مغفرت کا خاصہ ضرور اس پر ہوتا ہے۔

ایک حدیث کے حوالے سے حضور نے فرمایا کہ گناہ سے سچی توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اس نے کوئی گناہ کیا ہی نہیں۔

فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ نے پوچھا توبہ کی علامت کیا ہے تو آپ نے فرمایا توبہ اور پشیمانی علامت توبہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پیش کر کے حضور نے فرمایا کہ توبہ کے ذریعہ سے ہمارے دلوں میں پاکیزگی کا بیج بویا جاتا ہے حضور نے فرمایا اس وقت جبکہ دنیا میں ہر طرف برائیاں پھیل چکی ہیں احمدیوں کو خاص طور پر اپنے اندر پاکیزگی کے بیج کی پرورش کیلئے بہت زیادہ استغفار اور کوشش کی ضرورت ہے تا کہ اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرے اور دل صاف کرے اور اسطرح ہمیں اپنے دل کی زمین کو تیار کرنا ہوگا اور اللہ تعالیٰ کا فضل مانگتے ہوئے نیکی کے بیج کی پرورش کرنی ہوگی جس طرح ایک زمیندار بیج ڈالنے سے پہلے ایسے طریق اختیار کرتا ہے جو جڑی بوٹیوں کے اگنے میں مدد دیتے ہیں ان کو ظاہر ہونے کے بعد تلف کرنے کی کوشش کرتا ہے ہمیں بھی دل کی زمین سے گناہوں کی جڑی بوٹیوں کے بیج کو ظاہر کرنے اور اس کو تلف کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور اپنا محاسبہ کرنا چاہئے تا کہ نیکی کا بیج صحیح طور پر نشو ونما پاسکے پھر جب نیکی کا بیج بڑھنا شروع ہوتا ہے تو شیطان بھی کوشش کرتا ہے اور برائی کے بیج ڈالتا ہے۔

فرمایا جس طرح کسان جڑی بوٹیاں ختم کرنے کی کوشش کرتا ہے اسی طرح انسان کو بھی اپنے اندر نیکی کے بیج کو خالص ہو کر بڑھنے اور پنپنے کا ماحول میسر کرنے کیلئے استغفار کے ذریعہ اللہ کا فضل مانگتے ہوئے اس کی پرورش کی کوشش کرتے رہنا چاہئے فرمایا جب اس طریق سے نیکیوں کے بیج کو ہم پروان چڑھائیں گے تو اللہ کے فضل سے یہ پھلے پھولے گا اور ہمارے تمام وجود پر نیکیوں کا قبضہ ہو جائے گا اور اللہ کے فضل سے ہر برائی ختم ہو جائے گی۔

حضور نے حدیث پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ جو شخص ہمہ وقت استغفار کرتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ ہر تنگی سے نکلنے کیلئے اس کے لئے راہ پیدا کر دیتا ہے اور ہر غم سے نجات دیتا ہے اور اسے اس راہ سے رزق عطا فرماتا ہے جس کا وہ گمان بھی نہ کر سکے۔

فرمایا جب اللہ تعالیٰ کو ہمارا اسقدر خیال ہے تو ہمیں بہت بڑھ کر اس سے محبت کرنی چاہئے اس کے احکامات پر عمل کرنا چاہئے۔ اس کے حضور توبہ کرتے ہوئے جھکنا چاہئے حضور انور نے توبہ و استغفار کے تعلق سے چند احادیث پیش کیں اور فرمایا کہ نیک نیتی سے اس کی طرف بڑھو استغفار توبہ کرو تو یقیناً وہ تمہیں اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے گا۔ مجالس ذکر میں حاظر ہونے والوں کی مغفرت کے تعلق سے حدیث مبارک پیش کرتے ہوئے حضور اقدس نے فرمایا ہماری مجالس میں جو درس ہوتے ہیں اجتماعات ہیں ان میں پہلے سے بڑھ کر حاضریاں ہونی چاہئیں کیا پتہ اللہ کو کیا چیز پسند آ جائے اور ہماری بخشش کے سامان ہو جائیں پھر جمعہ ہے اپنے کام کی خاطر بعض لوگ جمعہ چھوڑ دیتے ہیں یہ خاص طور پر عبادت کا دن ہے اس میں ضرور شریک ہونا چاہئے۔

حضور نے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور ایک شخص نے قرض سے نجات کے واسطے عرض کی فرمایا اب بھی بہت لوگ لکھتے رہتے ہیں حضور نے فرمایا استغفار پڑھا کرو انسان کے واسطے غموں سے سبک ہونے کے واسطے یہ طریق ہے نیز استغفار کلید ترقیات ہے۔ فرمایا تمہاری ہر قسم کی ترقی کیلئے اور قرضوں سے بچنے کیلئے پریشانیاں دور ہونے کیلئے استغفار بہت بڑا ذریعہ ہے لیکن غور کر کے سمجھ کے پڑھو صرف رٹے ہوئے الفاظ نہ دہراتے جاؤ۔ اس کے ساتھ ساتھ اپنی برائیوں کا محاسبہ کرو اور ان سے بچنے کی کوشش کرو تو ترقی کے دروازے کھلتے رہیں گے۔

فرمایا استغفار کرنے سے یا تو اللہ تعالیٰ بدانجام سے بچا لیتا ہے یا گناہ ہی سرزد نہیں ہوتا تو استغفار کرتے وقت دونوں معنوں کا لحاظ رکھنا چاہئے۔

فرمایا اگر انسان کے دل میں گناہ سے نفرت ہو جائے اور اصلاح کی طرف قدم بڑھنے لگے تو آہستہ آہستہ تمام برائیاں دور ہو جاتی ہیں فرمایا بعض لوگوں کے متعلق شکایات آ جاتی ہیں کہ تربیتی طور پر بہت کمزور ہیں فرمایا جب تک ہم اپنے گھروں بچوں اور اپنے آپ میں یہ احساس نہیں کریں گے اور جب تک ہمارے قول و فعل میں تضاد ہوگا اصلاح کی صورت نہیں نکل سکتی۔ فرمایا ہماری توبہ استغفار ایسی ہونی چاہئے کہ ہمارا بری باتوں کی طرف دھیان ہی نہ جائے توجہ ہی نہ ہو۔

فرمایا اگر روحانی اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کرنی ہے تو مستقل مزاجی سے استغفار کرنا ہوگا نمازوں کی طرف توجہ ہونی چاہئے نمازیں پڑھو استغفار کرو تو اللہ تعالیٰ ایک وقت ایسا لائے گا کہ انسان اپنے اندر تبدیلی محسوس کرے گا۔

فرمایا آج کل جو دنیا کی مشکلات ہیں اور ہر طرف افراتفری پیدا ہو رہی ہے نئی نئی مصیبتوں کے سامان پیدا ہو رہے ہیں ان میں خاص طور پر ہم احمدیوں کو دعاؤں اور استغفار کی طرف بہت توجہ کی ضرورت ہے دنیا کو بچانے کیلئے احمدیوں پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اسے سمجھنے اور دعائیں کرنے کی توفیق دے۔

حضور انور نے معاشرے کی ایک برائی سگریٹ نوشی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ماں باپ کو نظر رکھنی چاہئے کہ کسی قسم کی معاشرتی برائی کا اثر نہ ہم پر نہ ہمارے بچوں پر ظاہر ہو۔

خطبہ کے آخر پر حضور انور نے فرمایا کہ کل میں ایک سفر پر جا رہا ہوں جرمنی ہالینڈ کے اجتماعات اور جلسے ہیں ان کے بابرکت ہونے کیلئے احباب دعا کرتے رہیں۔

وصایا :: وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ تا اگر کسی صاحب کو وصیت پر کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ اشاعت سے ایک ماہ تک دفتر بہشتی مقبرہ کو اس سے مطلع کرے (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر 15269: میں رضیہ خاتون زوجہ سلطان الدین کبیر قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 28 سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ احمدیہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2.12.03 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زیور طلائی سیٹ 12.600 گرام قیمت-/6000 بعوض حق مہر حق مہر/6100 روپے تھا۔ زیور طلائی ایک انگوٹھی + دو جوڑی بالیاں وزن 13 گرام قیمت-/6400 روپے۔ زمین 5 مرلہ آبائی جائیداد سے ننگل میں واقع ہے خسرہ نمبر 6R/2-9/1 کل زمین 30 مرلہ ہے اس میں میرا حصہ 5 مرلہ ہے۔ قیمت-/40,000 روپے ہوگی۔

میرا جیب خرچ ماہانہ-/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد سلطان صلاح الدین کبیر العبد رضیہ خاتون گواہ شد محمد انور احمد قادیان

وصیت نمبر 15270: میں سلطان صلاح الدین کبیر ولد مکرم عبد المطلب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 35 سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ احمدیہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2.12.03 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

غیر منقولہ جائیداد ذاتی ساڑھے چھ مرلہ واقع ترکھانا والی خسرہ نمبر 80R/9/2, 143/216 کھتونی جسکی قیمت اندازاً-/52000 روپے ہوگی۔

مکان مشترکہ واقع پرانا جلسہ گاہ تقریباً 4 مرلہ جسکی قیمت اندازاً ڈیڑھ لاکھ روپے ہوگی۔ یہ مکان ہم پانچ بھائیوں میں مشترکہ ہے۔ مکان کی زمین رجسٹرڈ نہیں ہے۔

میرا گذارہ ملازمت صدر انجمن احمدیہ قادیان ماہانہ 3188 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
سفیر احمد شمیم	سلطان صلاح الدین کبیر	محمد انور احمد

وصیت نمبر 15271: میں سید محمد سلیمان ولد سید لیاقت حسین مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ وظیفہ یاب عمر 62 سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ احمدیہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ میری اس وقت منقولہ وغیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ آبائی جائیداد سے 30 ہزار روپے نقد ملے۔ تھے گو کہ اس رقم کو اپنے بیٹوں میں تقسیم کر دیا ہوں لیکن اس پر اپنا حصہ وصیت ادا کروں گا۔

میرا گذارہ وظیفہ صدر انجمن احمدیہ ماہانہ 1200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
محمد انور احمد	سید محمد سلیمان درویش	منیر احمد حافظ آبادی

عراقی قیدیوں سے بدسلوکی کے متعلق ریڈکراس کمیٹی کی رپورٹ

بین الاقوامی ریڈکراس کمیٹی کی رپورٹ نے عراقی قیدیوں سے امریکی اور برطانوی فوجیوں کے غیر انسانی اور ناروا سلوک کے بارے میں چونکا دینے والے انکشافات کئے ہیں۔ گزشتہ دنوں جاری ہونے والی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ بین الاقوامی ریڈکراس کمیٹی کے ارکان نے گزشتہ سال اکتوبر میں بغداد کے ابوغریب جیل کے دورے کے دوران اپنی آنکھوں سے غیر انسانی سلوک کا مشاہدہ کیا۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ امریکی فوج کے انٹیلی جنس افسروں نے زیر تفتیش قیدیوں سے بدسلوکی کو روزمرہ کا معمول بنا رکھا تھا۔ رپورٹ میں صدر بش کے اس دعویٰ کہ عراقی قیدیوں سے ناروا سلوک محض چند فوجیوں کا کیا دھرا ہے کو باطل قرار دیا گیا ہے رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ عراقی قیدیوں سے ہونے والے ناروا رویہ کو منظم اور سوچی سمجھی منصوبہ بندی سے تعبیر کیا جاسکتا ہے یہ محض چند فوجیوں کی مذموم کارروائی نہیں بین الاقوامی ریڈکراس کمیٹی کے مندوبین نے فوجیوں کے مختلف ظالمانہ طریقوں کا براہ راست مشاہدہ کیا اور انہیں دستاویزی شکل دی۔ مندوبین کے مطابق عراقی قیدیوں کو کنکریٹ کی کال کوٹھڑیوں پر مکمل طور پر برہنہ حالت میں رکھا گیا۔ ان کوٹھڑیوں میں گھٹاٹوپ اندھیرا تھا، فوجی قیدیوں کو مختلف طریقوں سے اذیتیں دیتے تھے 24 صفحات پر مشتمل رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ قیدیوں کو اذیتیں دینے کا سلسلہ زیادہ تر ملٹری انٹیلیجنس کی تفتیش کے دوران وقوع پذیر ہوا۔ رپورٹ کے مطابق قیدیوں پر تھرڈ ڈگری تشدد کیا گیا ان کی عزت نفس کو مجروح کیا گیا اور انہیں جان سے مار دینے کی دھمکیاں بھی دی گئیں۔ علاوہ ازیں امریکی فوج کی حراست میں کئی ماہ تک اذیتیں برداشت کرنے والے عراقیوں نے کہا ہے کہ صرف ابوغریب جیل میں بدسلوکی کے واقعات نہیں ہوئے بلکہ عراق میں فوجی کیمپوں میں عراقیوں کو تشدد کا نشانہ بنایا جاتا رہا ہے 23 سالہ قوسے مہوش نے اے ایف پی کو بتایا کہ امریکی فوج نے اسے گرفتار کرنے کے بعد متعدد جیلوں میں نظر بند رکھا۔ قوسے نے کہا کہ اسے عراقی سرحد کے قریب کیمپ ٹائیگر میں رکھا گیا جہاں اسے دو گھنٹے کی تفتیش کے دوران تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔ انہوں نے بری طرح تشدد کیا اور گردن پر بجلی کے جھٹکے دیئے۔ بعد ازاں مجھے گھٹنوں کے بل بیٹھنے پر مجبور کیا گیا۔ جب میں تشدد کے باعث گر گیا تو ایک فوجی نے رائفل تان لی اور دھمکی دی کہ وہ اسے جان سے مار ڈالے گا۔ اس نے بتایا کہ امریکی فوجیوں نے مجھے سلیپنگ بیگ میں بند کر کے میرے جسم کے گرد پٹی باندھ دی اور میرے سر کو پلاسٹک کے تھیلے میں ڈال دیا گیا جس سے میرا دم گھٹنے لگا۔ پچاس سالہ نجم مجید کو گرفتار کرنے کے بعد امریکی فوجیوں نے بری طرح پیٹا اور منہ پر تھوکتے رہے اور سگریٹ سے اس کے بازوؤں کو داغتے رہے۔ 65 سالہ خیر اللہ ولی نے کہا کہ فوجیوں نے تشدد کر کے اس کی دو پسلیوں کو توڑ دیا۔ ادھر برطانوی وزیر اعظم بلیئر نے کہا ہے کہ انہوں نے ریڈکراس کی رپورٹ نہیں دیکھی۔ امریکی فوج کے ڈپٹی ڈائریکٹر آپریشنز مارک کمیٹی نے کہا ہے کہ امریکی فوج کا کورٹ مارشل شفاف ہوگا۔ امریکی فوج کے جنرل جان ابی زید نے کہا کہ وہ امریکی فوجیوں کے رویّے کی مکمل ذمہ داری قبول کرتے ہیں تاہم انہوں نے استعفیٰ کے سوال کو گول کر دیا۔

سعودی عرب، لیبیا، مصر، شام اور ایران کی حکومتیں تبدیل ہونی چاہئیں

امریکی محکمہ دفاع برائے حکمت عملی کی سپریم کونسل کے رکن رچرڈ پرل نے سعودی عرب، لیبیا، شام، مصر اور ایران پر کڑی نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہاں حکومتوں میں ردوبدل ہونا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ مصر میں ایک آمر حکومت ہے۔ شام کی مدد کے بغیر حزب اللہ اسرائیل کے خلاف کارروائیاں جاری نہیں رکھ سکتی۔ اصلاح پسندوں کی مدد سے ایرانی حکومت بدلنے کی کوشش جاری رہنی چاہئے۔ انہوں نے وسیع پیمانے پر تباہی پھیلانے والے ہتھیاروں کی تیاری سے متعلق لیبیا کے اعلان پر شکوک وشبہات کا اظہار کیا۔

کراچی کی شیعہ مسجد میں بم دھماکہ 13 ہلاک 200 زخمی

مورخہ ۷ مئی کو پاکستان کے مشہور شہر کراچی کے جنوبی علاقہ میں ایک شیعہ مسجد میں بم دھماکہ ہونے سے 13 افراد جاں بحق اور 200 سے زائد زخمی ہوگئے مقامی سرکاری افسر فاروق فاریا نے کہا ہے کہ مسجد میں بعد دوپہر نماز ادا کرنے کیلئے 100 سے زیادہ لوگ جمع تھے۔ صوبائی وزارت داخلہ کے ایک افسر آفتاب شیخ نے ایک پرائیوٹ ٹیلی ویژن سٹیشن جیو کو انٹرویو میں بتایا کہ یہ ایک بہت بڑا حادثہ ہے۔ ہمیں اطلاع ملی ہے کہ کم از کم 5 لوگ مارے گئے ہیں اور 50 زخمی ہوئے جیو چینل کے مطابق زخمیوں میں سے 74 لوگوں کو انتہائی حساس زمرہ میں دکھا گیا ہے۔ اس بم دھماکہ سے مسجد بری طرح سے ٹوٹ گئی۔ فرش پر خون کے تالاب بن گئے تھے۔ اور جہاں تہاں انسانی جسموں کے لوتھڑے پڑے ہوئے تھے۔ دہشت گردوں کے ممکنہ حملوں کے پیش نظر اسلام آباد میں مغربی ممالک اور ان کے اہم اتحادیوں کے سفارتی مشنوں پر سیکورٹی کے اقدامات سخت کر دیئے گئے ہیں صف اوّل کے روزنامہ "دی ڈان" نے سفارتی ذرائع کے حوالے سے بتایا یوروپی یونین اور انگلینڈ سمیت کم از کم دو مغربی ممالک کے سفارت خانوں کو دہشت گردوں کے ممکنہ حملوں کے سلسلے میں وارننگ موصول ہوئی ہے جس کی وجہ سے اس کے سٹاف اور عمارتوں کی سیکورٹی بڑھا دی گئی ہے

قبل ازیں آسٹریلیا کے ہائی کمیشن نے اپنا امیگریشن سیکشن بند کر دیا تھا اور سیکورٹی کی خاطر امریکی حکومت نے عارضی طور پر امریکن سنٹر کو بند کر کے اس کے سٹاف کو امریکی سفارت خانہ کی عمارت میں منتقل کر دیا تھا۔ مذکورہ اخبار نے تحریر کیا ہے کہ دستیاب اطلاعات کے مطابق دہشت گرد سفارتی رجسٹریشن پلیٹ استعمال کر کے مغربی ممالک کے سفارتی مشنوں میں گھسنے کی کوشش کر سکتے ہیں۔

اس بات کی تصدیق کرتے ہوئے سفارتی مشنوں کو لاحق تازہ ترین خطرات کی اطلاع پاکستانی دفتر خارجہ کو موصول ہوچکی ہے۔ ڈان نے پاکستانی دفتر خارجہ کے ترجمان مسعود خان کے حوالے سے بتایا کہ آسٹریلیا کا مشن بند ہونے کی افواہ پھیلنے کے بعد ہائی کمشنر ہارڈ براؤن نے اطلاع دی کہ احتیاطاً مشن کا امیگریشن سیکشن بند کر دیا گیا برطانوی ہائی کمیشن نے بھی کراچی اور لاہور میں اپنے ویزا سیکشن کو کھولنے میں دیر کی ہے۔

پاکستان کے سرحدی علاقوں میں پناہ گزینوں کے کیمپ اقوام متحدہ ستمبر تک بند کردے گی پناہ گزینوں سے وطن واپسی کی اپیل کریگی

اقوام متحدہ پاکستان کے سرحدی علاقوں میں پناہ گزینوں کے کیمپوں کو ستمبر تک بند کر کے تقریباً دو لاکھ افغان پناہ گزینوں سے وطن واپسی کی اپیل کرے گی۔ اقوام متحدہ کے پناہ گزینوں سے متعلقہ ہائی کمشنر روڈ لیوور بس نے بتایا کہ اسلامی انتہاپسندی سے متاثر صوبہ بلوچستان کے سرحدی شہر چمن اور مغربی سرحدی صوبہ کے قبائلی علاقوں میں واقع ان کیمپوں کو بند کرنے کا منصوبہ ہے۔ اسلام آباد میں ایک پریس کانفرنس میں انہوں نے کہا کہ ایسی صورت حال میں پناہ گزینوں کا وہاں رہنا نہ تو افغانستان کے حق میں اچھا ہے اور نہ ہی پاکستان کے۔ انہوں نے کہا کہ ان کیمپوں میں پناہ گزینوں کا رہنا خطرے سے خالی نہیں ہے۔

مسٹر روڈ لیوور بس نے بتایا کہ پاکستان میں اس وقت پندرہ لاکھ سے تیس لاکھ تک افغان پناہ گزین ہیں۔ ۱۹۸۰ کے روسی حملے اور ۲۰۰۱ کے امریکی حملہ کے بعد افغان پناہ گزین پاکستان میں رہ رہے ہیں وہاں سے بہت کم لوگ وطن واپس گئے ہیں۔

...... درخواست دعا ......

مکرم شریف عالم صاحب صوبائی امیر بہار کے بڑے بیٹے عزیزم نور فہد شریف کو اللہ تعالیٰ نے M.B.B.S کے فائنل امتحان میں نمایاں کامیابی عطا فرمائی ہے اسی طرح چھوٹے بیٹے عزیزم فاتح شریف کو بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے انجینئرنگ کے پہلے Semister میں نمایاں کامیابی عطا کی ہے۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو آئندہ بھی عظیم الشان کامیابیاں عطا کرتا چلا جائے۔ آمین۔ ان کا دوسرا بیٹا عزیزم طارق شریف نے بایوٹیک کا فائنل امتحان دیا ہے اللہ تعالیٰ عزیزم کو نمایاں کامیابی اور روشن مستقبل عطا کرے۔ اس خوشی کے موقعہ پر موصوف نے مبلغ -/1000 روپے اعانت بدر میں جمع کروائے ہیں۔ (مینیجر ہفت روزہ بدر)

تبلیغ دین ونشر ہدایت کے کام پر ☆ مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of all kinds of Fashion
Leather Products & General order Suppliers & Importers

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta-700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No. : 9610-606266

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

(امانت داری عزت ہے)

منجانب

رکن جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

AutoTraders

16 مینگو لین کلکتہ 70001

دکان 2248.1652, 2248.5222
2243.0794

رہائش: 2237-8468, 2237-0471

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO RN 61/57

Editor
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel Fax : (0091) 01872-220757
Tel Fax : (0091) 01872-221702
Tel . : (0091) 01872-220814

The Weekly **BADR** Qadian

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

Vol - 53 Tuesday, 25 May 2004 Issue No 21

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40 U.S$
: 40 euro
By Sea : 10 Pound or 20 U.S$

یاددہانی

وہ تمام عہدیدار چاہے ذیلی تنظیموں کے عہدیدار ہوں چاہے جماعتی عہدیدار ہوں خلیفۂ وقت کے نمائندے ہیں

اگر خلیفۂ وقت کی طرف سے کسی معاملہ میں رپورٹ منگوائی جائے تو بغیر تحقیق کے مکمل طریق کے جواب دے دیتے ہیں یا کسی ذاتی عناد کی وجہ سے غلط رپورٹ دے دیتے ہیں تو ایسے تمام عہدیداران گناہ گار ہیں اور آئندہ جو کوئی ایسی غیر ذمہ داری کا ثبوت دیگا اس کو پھر تا زندگی کبھی کوئی جماعتی عہدہ نہیں ملے گا۔

اس مرتبہ ہم یاددہانی کے طور پر سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس ایمان افروز خطبہ جمعہ سے اقتباسات پیش کر رہے ہیں جو حضور نے ۵ دسمبر ۲۰۰۳ء کو ارشاد فرمایا تھا جو بدر کی ۲ مارچ ۲۰۰۴ کی اشاعت میں شائع ہو چکا ہے ملاحظہ فرمائیں۔

جماعت احمدیہ میں عہدیدار اسٹیجوں پر بیٹھنے یا رعونت سے پھرنے کیلئے نہیں بنائے جاتے۔ بلکہ اس تصور سے بنائے جاتے ہیں کہ قوم کے سردار قوم کے خادم ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جماعت کو اکٹھا رکھنے کیلئے ایک رہنما اصول اس آیت میں بتا دیا ہے جو میں نے تلاوت کی ہے، تو اگر آنحضرت ﷺ کی اس خوبی کی وجہ سے کہ آپ کے دل میں لوگوں کے لئے نرمی اور محبت کے جذبات تھے لوگ آپ کے ارد گرد اکٹھے ہوتے تھے اور آپ کے پاس آتے تھے تو پھر میں اور آپ ہم کون ہوتے ہیں جو محبت اور پیار کے جذبات لوگوں کیلئے نہ دکھائیں اور امید رکھیں کہ لوگ ہماری ہر بات مانیں۔ ہمیں تو اپنے آقا کی اتباع میں بہت بڑھ کر عاجزی، انکساری، پیار اور محبت کے ساتھ لوگوں سے پیش آنا چاہئے۔ کیونکہ خلیفۂ وقت کے لئے تو ہر ملک میں ہر شہر میں یا ہر محلے میں جا کر لوگوں کے حالات سے واقفیت حاصل کرنا مشکل ہے۔ یہ نظام جماعت قائم ہے جیسا کہ میں نے بتایا کہ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت مضبوط بنیادوں پر قائم ہو چکا ہے۔ وہ تمام عہدیدار چاہے ذیلی تنظیموں کے عہدیدار ہوں چاہے جماعتی عہدیدار ہوں، خلیفۂ وقت کے نمائندے کے طور پر اپنے اپنے علاقہ میں متعین ہیں اور ان سے یہی امید کی جاتی ہے اور یہی تصور ہے کہ وہ خلیفۂ وقت کے نمائندے ہیں۔ اگر وہ اپنے علاقہ کے احمدیوں کے حقوق ادا نہیں کر رہے ان کی غمی خوشی میں شریک نہیں ہو رہے ان سے پیار محبت کا سلوک نہیں کر رہے، یا اگر خلیفۂ وقت کی طرف سے کسی معاملہ میں رپورٹ منگوائی جاتی ہے تو بغیر تحقیق کے مکمل طریق کے جواب دے دیتے ہیں یا کسی ذاتی عناد کی وجہ سے، جو خدا نہ کرے ہمارے کسی عہدیدار میں ہو، غلط رپورٹ دے دیتے ہیں تو ایسے تمام عہدیدار گنہگار ہیں۔ ابھی گزشتہ دنوں بغیر مکمل تحقیق کے ایک رپورٹ چند احمدیوں کے بارہ میں مقامی جماعت کی طرف سے مرکز میں آئی کہ انہوں نے فلاں فلاں جماعتی روایات سے ہٹ کر کام کیا ہے اور جماعتی قواعد کے مطابق اس کی سزا اخراج از نظام جماعت تھی۔ جب مرکزی دفتر نے مجھے لکھا اور ان اشخاص کو اخراج از نظام جماعت کی سزا ہو گئی تو جن کو سزا ہوئی تھی انہوں نے شور مچایا کہ ہمارا تو اس کام سے کوئی واسطہ ہی نہیں، ہم تو بالکل معصوم ہیں اور کسی طرح بھی ہم ملوث نہیں ہیں۔ تو پھر مرکز نے نئے سرے سے کمیشن خود مقرر کیا اور تحقیق کی تو پتہ چلا کہ صدر جماعت نے بغیر مکمل تحقیق کے رپورٹ کر دی تھی اور اب صدر صاحب کہتے ہیں غلطی سے نام چلا گیا۔ یعنی یہ تو بچوں کا کھیل ہو گیا کہ ایک معصوم کو اتنی سخت سزا دلوا رہے ہیں اور پھر بھولے بن کر کہہ دیا کہ غلطی سے نام چلا گیا۔ تو ایسے غیر ذمہ دار صدر کو تو میں نے مرکز کو کہا ہے کہ فوری طور پر ہٹا دیا جائے۔ اور آئندہ بھی جو کوئی ایسی غیر ذمہ داری کا ثبوت دے گا اس کو پھر تا زندگی کبھی کوئی جماعتی عہدہ نہیں ملے گا۔ ایسے شخص نے ہمیں بھی گنہگار بنوایا۔ اللہ تعالیٰ معاف فرمائے۔

حدیث میں آتا ہے حضرت معقل بن یسارؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کا نگران اور ذمہ دار بنایا ہے وہ اگر لوگوں کی نگرانی، اپنے فرض کی ادائیگی اور ان کی خیر خواہی میں کوتاہی کرتا ہے تو اس کے مرنے پر اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت حرام کر دے گا اور اسے بہشت نصیب نہیں کرے گا۔

(مسلم کتاب الایمان باب استحقاق الوالی الغاش لرعیۃ النار)

پھر ایک حدیث ہے۔ ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک نگران ہے اس سے اپنی رعایا کے بارہ میں پوچھا جائے گا۔ امیر نگران ہے اور آدمی اپنے گھر کا نگران ہے۔ عورت بھی اپنے خاوند کے گھر کی نگران ہے۔ اولاد کی نگران ہے۔ پس تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اس کی رعایا کے متعلق پوچھا جائے گا کہ اس نے اپنی ذمہ داری کو کس طرح نبھایا ہے۔

تو تمام عہدیدان اپنے اپنے دائرہ عمل میں نگران بنائے گئے ہیں۔ میں نے پہلے بھی ذیلی تنظیموں کا بھی ذکر کیا ہے تو بعض دفعہ بعض رپورٹیں ذیلی تنظیموں کی معلومات پر مبنی ہوتی ہیں۔ ان کی طرف سے آ رہی ہوتی ہیں تو اگر ہر لیول پر اس نگرانی کا صحیح حق ادا نہیں ہو رہا ہوگا تو پھر آنحضرت ﷺ نے تنبیہ فرما دی ہے کہ اگر تم بطور نگران اپنے فرائض کی ادائیگی نہیں کر رہے ہو تو تم پوچھے جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور مجرم کی حیثیت سے حاضر ہونا اور پوچھے جانا بذات خود ایک خوف پیدا کرنے والی بات ہے لیکن یہاں جو فرمایا کہ یہ نہ سمجھو کہ تم پوچھے جاؤ گے اور شاید نرمی کا سلوک ہو جائے اور جان بچ جائے بلکہ فرمایا کہ جنت ایسے لوگوں پر حرام کر دی جائے گی۔ پس بڑا شدید انداز ہے خوف کا مقام ہے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر عہدیدار کو ذمہ داریاں نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

یہ بات بھی یاد رکھنی ضروری ہے کہ ذیلی تنظیموں کی عاملہ ہو لجنہ انصار خدام کی یا جماعت کی عاملہ، کسی شخص کے بارہ میں جب کوئی رائے قائم کرنی ہو تو اس بارہ میں جلدی نہیں کرنی چاہئے۔ چاہے اس شخص کے گزشتہ رویہ کے بارہ میں علم ہو کہ کوئی بعید نہیں کہ اس نے ایسی حرکت کی ہو اس لئے اس کو سزا دے دو یا سزا کی سفارش کر دو۔ نہیں بلکہ جو معاملہ عاملہ کے سامنے پیش کیا ہے اس کی مکمل تحقیق کریں۔ اگر شک کا فائدہ مل سکتا ہے تو اس کو ملنا چاہئے جس پر الزام لگ رہا ہے۔ اگر وہ شخص مجرم ہے تو شاید اس کو یہ احساس ہو جائے کہ گو میں نے جرم تو کیا ہے لیکن شک کی وجہ سے مجھ سے صرف نظر کیا گیا ہے تو آئندہ اس کی اصلاح بھی ہو سکتی ہے۔ یا کم از کم مجلس عاملہ یا ایسے عہدیدار اس حدیث پر تو عمل کرنے والے ہوں گے جو حضرت عائشہؓ سے روایت ہے۔

بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا مسلمان کو سزا سے بچانے کی حتی الامکان کوشش کرو۔ اگر اس کے بچنے کی کوئی راہ نکل سکتی ہو تو معاملہ رفع دفع کرنے کی سوچو۔ امام کا معاف اور درگزر کرنے میں غلطی کرنا سزا دینے میں غلطی کرنے سے بہتر ہے۔

(ترمذی ابواب الحدود باب ماجاء فی درء الحدود)

ہماری تاریخ

حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانی رضی اللہ عنہ کی انتہائی سادگی کا دلچسپ واقعہ:

حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانی فرماتے ہیں میرے لئے جو ایک چارپائی حضرت اقدس نے دے رکھی تھی جب مہمان آتے تو میری چارپائی پر بعض صاحب لیٹ جاتے اور میں مصلے زمین پر بچھا کر لیٹ جاتا۔ اور جو میں بستر چارپائی پر بچھا لیتا تو بعض مہمان اسی چارپائی بستر شدہ پر لیٹ جاتے میرے دل میں ذرہ بھر بھی رنج یا ملال نہ ہوتا اور میں سمجھتا کہ یہ مہمان ہیں۔ اور ہم یہاں کے رہنے والے ہیں اور بعض صاحب میرا بستر چارپائی کے نیچے زمین پر پھینک دیتے اور آپ اپنا بچھا کر لیٹ جاتے ایک دفعہ ایسا ہی ہوا۔ حضرت اقدس کو ایک عورت نے خبر دے دی کہ حضرت پیر صاحب زمین میں لیٹے پڑے ہیں آپ نے فرمایا چارپائی کہاں گئی اس نے کہا مجھے معلوم نہیں آپ فوراً باہر تشریف لائے اور گول کمرہ کے سامنے مجھے بلایا کہ زمین میں کیوں لیٹ رہے ہو۔ برسات کا موسم ہے اور سانپ بچھو کا خطرہ ہے میں نے سب حال عرض کیا کہ ایسا ہوتا ہے اور میں کسی کو کچھ نہیں کہتا آخر ان لوگوں کی تواضع اور خاطر و مدارات ہمارے ذمہ ہے یہ سن کر آپ اندر گئے اور ایک چارپائی میرے لئے بھجوا دی ایک دو روز تو وہ چارپائی میرے پاس رہی آخر پھر ایسا ہی معاملہ ہونے لگا جیسا میں نے بیان کیا پھر کسی نے آپ سے کہہ دیا پھر آپ نے اور چارپائی بھجوا دی پھر ایک روز کے بعد وہی معاملہ پیش آیا۔ پھر آپ کو کسی نے اطلاع دی اور صبح کی نماز کے بعد مجھ سے فرمایا کہ صاحبزادہ صاحب بات تو یہی ہے جو تم کرتے ہو اور ہمارے احباب کو ایسا ہی کرنا چاہئے۔ لیکن تم ایک کام کرو ہم ایک زنجیر لگا دیتے ہیں چارپائی میں زنجیر باندھ کر چھت میں لٹکا دیا کرو مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم یہ سن کر ہنس پڑے اور کہنے لگ کہ ایسے بھی استاد آتے ہیں جو اس کو بھی اتار لیں گے پھر آپ بھی ہنسنے لگے" (الحکم ۲۱ مئی ۱۹۲۴ء)